

مخصوصی شمارہ

۵۰ واں

مہینہ ماہی  
مہینہ  
افکارِ رضا



مدیر  
محبتِ ذریعہ اور



## (۸) مولانا کوثر نیازی:

”کنز الایمان تمام اردو تراجم میں عشقِ افروز اور ادبِ آموز ترجمہ ہے۔ یہ عشقِ رسول ﷺ کا خزانہ اور معارفِ اسلامی کا گنجینہ ہے۔“

(امام احمد رضا ایک ہمہ جہت شخصیت، مطبوعہ راج محل بہار، ص ۲۲)

## (۹) مولانا بدرالدین احمد قادری:

”دورِ حاضر میں اردو کے شائع شدہ ترجموں میں صرف ایک ترجمہ ”کنز الایمان“ ہے جو قرآن کا صحیح ترجمان ہونے کے ساتھ (۱) تفاسیرِ معتبرہ قدیمہ کے مطابق ہے (۲) اہلِ تفویض کے مسلکِ اسلم کا عکاس ہے (۳) اصحابِ تاویل کے مذہبِ سالم کا مؤید ہے (۴) زبان کی روانی اور سلاست میں بے مثل ہے (۵) عوامی لغات اور بازاری بولی سے یکسر پاک ہے (۶) قرآن حکیم کے اصل فشا و مراد کو بتاتا ہے (۷) آیاتِ ربانی کے اندازِ خطاب کو سمجھواتا ہے (۸) قرآن کے مخصوص محاوروں کی نشان دہی کرتا ہے (۹) قادرِ مطلق کی رداے عزت و جلال میں نقص و عیب کا دھبہ لگانے والوں کے لیے شمشیرِ براں ہے (۱۰) حضراتِ انبیاء کی عظمت و حرمت کا محافظ و نگہبان ہے۔ (۱۱) عالمِ مسلمین کے لیے با محاورہ اردو میں سادہ ترجمہ ہے (۱۲) لیکن علماء و مشائخ کے لیے حقائق و معرفت کا اُمڈتا سمندر ہے۔“

بس اتنا سمجھ لیجئے کہ قرآن حکیم قادرِ مطلق جل جلالہ کا مقدس کلام ہے اور کنز الایمان اس کا مہذب ترجمان ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ترجمہ اس کا پیش کردہ ہے جو عظمتِ مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا علم بردار، تائیدِ رحمانی کا سرمایہ دار، انوارِ ربانی کا حامل، حقائقِ قرآن کا ماہر، دقائقِ آیات کا عارف ہے۔“

(سوانحِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

## (۱۰) علامہ غلام رسول سعیدی..... جامعہ نعیمیہ لاہور، پاکستان:

”اس ترجمہ (کنز الایمان) میں اردو، عربی کے اسلوب میں رنگی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور فصاحت و بیان کے آئینہ میں اعجازِ قرآن کا عکس نظر آتا ہے۔ اس ترجمہ میں علمِ کلام کی ابھی ہوئی گتھیاں سلجھا کر عبارت کے سلیس فقروں میں رکھ دی گئی ہیں۔ ذات و صفات، جبر و قدر اور نبوت و رسالت کے نازک مسائل کو جس عمدگی اور اختصار کے ساتھ ترجمہ کی سحرکاری سے کھل کیا ہے۔ امامِ رازی اگر اسے دیکھ

پاتے تو بے اختیار آفرین کہتے۔ ابنِ عطا و جبائی کے سامنے یہ ترجمہ ہوتا تو شاید اعتراض سے توبہ کر لیتے۔ خامہٴ تصوف سے جس طرح اعلیٰ حضرت نے آیات کے بطن کو ترجمہ میں ڈھالا ہے، غزالی ہوتے تو دیکھ کر وجد کرتے۔ ابنِ عربی شاد کام ہوتے اور سہروردی دعائیں دیتے۔ ترجمے کے ضمن میں جو فقہی گنجینے لائے ہیں اگر امامِ اعظم پر پیش کیے جاتے تو یقیناً مرحبا کہتے اور اگر ابنِ عابدین اور سید طحاوی کے سامنے یہ فقہی آگینے ہوتے تو اعلیٰ حضرت سے تلمذ کی آرزو کرتے۔

قرآن مجید کے علوم و فنون، اس کی فصاحت و بلاغت اور اس کی تاویل و تفسیر پر جو شخص نگاہ رکھتا ہو وہ جب اس ترجمہ کو پڑھے گا تو یقیناً سوچے گا کہ اگر قرآن مجید اردو میں اُترا ہوتا تو یہ عبارت اس کے قریب تر اور جو فصاحتِ زبان سے آشنا ہو اُسے کہنا پڑے گا کہ اس ترجمے میں زبان و بیان کی بلاغتِ اعجاز کی سرحدوں کو چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔“

(محاسنِ کنز الایمان، مطبوعہ مکتبہ الحبيب الہ آباد، ص ۷-۸)

## (۱۱) علامہ اختر رضا خاں ازہری..... جانشینِ حضورِ مفتی اعظم ہند

”معرضِ بہادر یہ سنتے چلیں گے امام احمد رضا کا وہ ترجمہ جسے انہوں نے اردو کے ترجموں کی بنا پر غلط بتایا تھا وہ علماء کے نزدیک نہ صرف صحیح ہے بلکہ ایسا مشہور ہے کہ محتاجِ بیان نہیں۔ تو وہ جو ہم نے کہا تھا کہ ہر غیر مشہور غلط نہیں ہوتا محض منزل تھا اور اردو کے ترجموں کی ہی حد تک تھا نیز ان ارشادات کے پیش نظر ترجمہ رضویہ کو دیگر تراجم پر فوقیت ظاہر جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے تو اس کے مقابل دیگر تراجم کو لانا جہل ہے۔“

(دفاعِ کنز الایمان، مطبوعہ ادارہ سنی دنیا، بریلی شریف، ص ۵۷)

## (۱۲) ڈاکٹر محمد طاہر القادری:

”اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان میں فہم و تدبر کا وہ عالم ہے کہ وہ علوم و معارف اور مطالب و معانی جو تفسیر کے ان گنت اوراق پر بکھرے پڑے ہیں، کنز الایمان کے ایک ایک لفظ میں سمو دیے گئے ہیں۔ وہ فقہی مسائل جن کے لیے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، اعلیٰ حضرت کے ترجمے نے کمالِ اختصار کے ساتھ انہیں اپنے اندر سمو لیا ہے۔ اسی طرح وہ لغوی مباحث اور مختلف اشتقاقیات جن کے لیے لغت کی



میسوں کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے، کنز الایمان کا ایک ایک لفظ ان بحثوں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کنز الایمان پڑھنے کے بعد نہ تو قاری کو متعلقہ مسائل میں کتب فقہ کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت رہتی ہے اور نہ ہی لغت یا کتب تفسیر کی جانب۔“

(کنز الایمان کی فنی حیثیت، مطبوعہ دارالعلوم محمدیہ حیدرآباد الہند، ص ۲۳)

(۱۳) علامہ سید محمد مدنی کچھوچھو..... جانشین حضور محمدؐ اعظم ہند

”ان تمام مباحث کو بغور دیکھ لینے کے بعد امام احمد رضا کے ترجمے کی اہمیت کا اندازہ لگتا ہے کہ اس قدر طویل بحث و تحقیق کے بعد جو حقیقت سامنے آئی اس کو امام احمد رضا نے اپنے ترجموں کے مختصر سے فقروں میں سمود یا ہے اور اس احتیاط سے یہ کام انجام دیا کہ نہ کسی اسلامی عقیدے پر آنچ آئی، نہ بارگاہ رسالت کے آداب میں کوئی فرق ہوا، نہ محاورے کی پیشانی پر کوئی شکن پڑی، نہ اصحاب تاویل کی روش پر ارشاد ربانی کے مقصود کا دامن ہاتھ سے چھوٹا، نہ اصولی اور لغوی حقائق سے روگردانی کی اور نہ ہی اولیائے کاملین اور اسلاف متقدمین کے راستے سے ہٹے۔ بے شک اس سعادت بزور بازو نیست..... تانہ بخشد خدائے بخشندہ۔“

(المیزان، امام احمد رضا نمبر، مئی ۱۹۷۶ء، ص ۹۸)

(۱۴) پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی:

”وہ ایک باخبر ہوش مند اور باادب مترجم تھے۔ ان کے ترجمے کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے آنکھیں بند کر کے ترجمہ نہیں کیا بلکہ وہ جب کسی آیت کا ترجمہ کرتے تھے تو پورا قرآن مضامین قرآن اور متعلقات قرآن اُن کے سامنے ہوتے تھے۔ آپ کے ترجمہ قرآن میں برسوں کی فکری کاوشیں پنہاں ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایسی نظر عطا فرمادے جس کے سامنے علم و دانش کی وسعتیں سٹ کر ایک نقطہ پر آجائیں۔ فی البدیہہ ترجمہ قرآن میں ایسی جامعیت کا پیدا ہو جانا عجائبات عالم میں سے ایک عجوبہ ہے۔“

(”چشم و چراغ خاندان برکات“ مشمولہ سالنامہ معارف رضا، کراچی ۲۰۰۳ء، ص ۸۷)

(۱۵) مولانا یحییٰ اختر مصباحی..... دارالقلم دہلی

”کنز الایمان عظیم توحید کا محافظ ہے اور احترام انبیاء و صالحین کا داعی بھی۔“

کنز الایمان نے الفاظ قرآن کے پیکر کو سامنے رکھتے ہوئے روح قرآن کو بڑی حد تک اپنے اندر جذب کر لیا ہے۔ کنز الایمان میں صحیح مفہوم و معنی بھی ہے اور حسن ترجمہ بھی۔ کمال و جامعیت اس کا طرہ امتیاز اور اختصار و سلاست اس کا خوبصورت زیور۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کنز الایمان اردو زبان کے اندر صحیح معنوں میں موضح قرآن بھی ہے اور ترجمان قرآن بھی، تفہیم قرآن بھی ہے اور تذکیر قرآن بھی، تدبیر قرآن بھی ہے اور بیان قرآن بھی، ضیاء قرآن بھی ہے اور انوار قرآن بھی، روح قرآن بھی ہے اور فیضان قرآن بھی، معارف قرآن بھی ہے اور محاسن قرآن بھی، قلم قرآن بھی ہے اور جمال قرآن بھی۔

اور اس کا بے مثال و باکمال مترجم ان عالمانہ صفات، مفسرانہ خصائص اور مومنانہ اوصاف و کمالات کا جامع ہے۔ جس کے بارے میں بڑے اعزاز و افتخار کے ساتھ یہ کہا جاسکتا ہے کہ

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات تاز بزم عشق دانائے راز آید برون  
(معارف کنز الایمان، مطبوعہ رضوی کتاب گھر دہلی، ص ۵۷)

(۱۶) مفتی محمد مطیع الرحمن رضوی:

”امام احمد رضا نے صدر الشریعہ مولانا امجد علی کی درخواست اور مسلسل اصرار پر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۱ء کو قرآن کریم کا اردو زبان میں فی البدیہہ کرایا۔ مگر دوسرے مترجمین کی طرح لغت دیکھ کر لفظ کے نیچے لفظ نہیں رکھا۔ جس سے تقدیس باری پر حرف آئے یا شان رسالت کا خون ہو بلکہ کلام الہی کے تمام ممکنہ متقاضیات کا لحاظ رکھتے ہوئے نہایت ہی پاکیزہ اور مقدس لفظوں میں صاف، سلیس اور شستہ ترجمہ کیا ہے۔“  
(امام احمد رضا حقائق کے اجالے میں، مطبوعہ الجمع المصباحی مبارک پور، ص ۱۱)

(۱۷) مولانا محمد عبدالحسین نعمانی..... دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ مکیوہلی:

”قرآن پاک کے تراجم تو بہت سے منظر عام پر آئے اور آ رہے ہیں مگر آپ نے عشق و ایمان میں ڈوب کر جو ترجمہ قرآن کنز الایمان اپنے خلیفہ و تلمذ صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ کے ہاتھوں قلم بند کرایا ہے، وہ علوم و معارف اور عشق و محبت کا گنجینہ ہے۔ اس کی سطر سطر آپ کے علمی مقام و مرتبے کی سچی تصویر ہے۔ اس ترجمے کو دیکھنے کے بعد دیگر تراجم پھیکے نظر آتے ہیں۔ آپ کا یہ ترجمہ



ایک طرف اردو زبان و ادب کا شاہکار ہے تو دوسری طرف قرآن حکیم کی صحیح ترجمانی کا منہ بولتا ثبوت بھی اور ایجاز بیانی میں بھی یہ ترجمہ قرآن اپنی مثال آپ ہے۔ یہ بات بھی توجہ کے لائق ہے کہ آج پوری دنیا میں کوئی ترجمہ قرآن کثرت اشاعت میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ طویل تفسیری مباحث کو چند لفظوں میں سمیٹ کر بیان کرنا بڑے کمال کی بات ہے اور یہ کمال اہل علم کو کنز الایمان میں جگہ جگہ بکھرا ملے گا۔“

(امام احمد رضا اور ان کی تعلیمات، نوری مشن مالے گاؤں، ص ۳)

(۱۸) مفتی ڈاکٹر محمد کرم احمد..... شاہی امام مسجد فتح پوری، دہلی:

”یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ فاضل بریلوی علمی اور ادبی صلاحیتوں میں معاصرین اور متاخرین میں بہت اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے پایہ کا عالم نہ ان کے دور میں تھا نہ آج ہے۔ قرآن کریم کا محتاط اور جامع ترجمہ وہی عالم کر سکتا ہے جس کو عربی، فارسی اور اردو زبانوں میں مہارت ہو، جو محاورات اور ادبی فصاحت و بلاغت سے خوب واقف ہو۔ جو سیرت پاک مصطفیٰ ﷺ سے باخبر ہو۔ جس کو علوم قرآنیہ کے ساتھ ساتھ قرنِ حدیث پر بھی مکمل دسترس ہو۔ جو آیت کریمہ کے شان نزول اور اس وقت کے کوائف و حالات سے باخبر ہو۔ جس کے پاس عشق مصطفیٰ ﷺ کا خزانہ ہو۔ جو مکمل خشوع و خضوع کے ساتھ بین الخوف والرجا لکھنے کا عادی ہو۔ جب ہم فاضل بریلوی کی حیات اور علمی مقام و مرتبہ کا جائزہ لیتے ہیں تو صرف وہ ہی مجمع الکملالات کے چکر میں سامنے آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ”کنز الایمان“ دنیا بھر میں مقبول ہے۔ نہ صرف عوام و خواص بلکہ ہر طبقہ فکر کے علماء اس سے استفادہ کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔“

(سہ ماہی افکار و رضا ممبئی، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱)

(۱۹) ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی:

”کنز الایمان خزانہ ایمان بھی ہے اور خزانہ علم و عرفان بھی۔ بد مذہب کے تراجم قرآن نے نقد پس الوہیت، عصمت رسالت اور صداقت اسلام پر ضرب کاری لگا کر مسلمانوں کو گمراہی کے دلدل میں ڈھکیلے اور اعدائے اسلام کو اسلام کو بدنام کرنے کا جو سامان فراہم کیا تھا، امام احمد رضا کے ترجمہ قرآن نے ان کے تار و پود بکھیر دیے۔ مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کے شہرستان میں اُجالا برپا کر دیا اور زمانہ پر

اسلام کی حقانیت واضح کر دی۔ پیغمبر اسلام علیہ السلام کی عظمت و رفعت کا سکہ بٹھا دیا اور شہر شہر سے لیکر گھر گھر اور قلب و جگر اور فکر و نظر میں محبت الہی اور عشق و احترام رسالت پناہی کی شمعیں فروزاں کر دیں۔

کنز الایمان کا لفظ لفظ معتبر اور نفاے قرآن کے مطابق ہے اور اس ترجمہ سے امام احمد رضا کی قرآن فہمی، علمی و ادبی شان، تجدیدی آن بان اور عشق مصطفیٰ کے تب و تاب اور توانائی کی شعاعیں چلتی نظر آتی ہیں۔ ترجمہ قرآن کا یہ نقدیسی کارنامہ بھی نسبت مسلمہ پر بلکہ عالم انسانیت پر بھی امام احمد رضا کا ایک عظیم احسان ہے۔“

(کنز الایمان اور تحقیقی امور۔ غلام مصطفیٰ رضوی، ص ۲)

(۲۰) ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم..... ریڈر شعبہ اسلامیات، ہمدرد یونیورسٹی، نئی دہلی:

”فاضل بریلوی مولانا الشاہ احمد رضا قادری کو فتاویٰ رضویہ کے علاوہ اور جن تصانیف نے شہرت دوام بخشی، ان میں ”کنز الایمان“ کا خصوصی مقام ہے۔ قرآن حکیم کے اس ترجمے نے حق و صداقت کی دنیا میں اپنا وقار اور معیار صرف برقرار ہی نہیں رکھا، بلکہ اس نے ایوانِ باطل میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ اس ترجمہ میں توحید ربانی اور ناموس رسالت کا پاس ہر انداز میں موجود ہے۔“

(چند سطریں بعد) ”امام احمد رضا نے قرآن حکیم کا ترجمہ کر کے ملت اسلامیہ پر احسان عظیم کیا ہے اور وہ اس لیے کہ جتنے قرآنی تراجم موجود تھے اس میں کسی نہ کسی طرح شان رسالت میں تنقیص کے پہلو نمایاں تھے اور کما حقہ عظمت توحید ربانی کا اظہار نہیں ہوا تھا۔ مگر آپ کا ترجمہ ان تمام خامیوں سے قطعاً مبرا ہے۔ اس ترجمے کے سلسلے میں خاص بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کے جتنے تراجم اردو زبان میں کیے گئے ہیں، ان میں سے چند ہی تراجم ایسے موجود ہیں براہ راست قرآن کی عربی عبارات سے جو منتقل ہوئے ہیں۔ ان میں سے آپ کا ترجمہ کنز الایمان بھی ہے۔

بیش تر تراجم قرآن ایک دوسرے تراجم کی نقل یا اس کا چہ بہ ہیں۔“

(پیغام رضا کا امام احمد رضا نمبر۔ ۱۹۹۷ء، ص ۷۷)

(۲۱) سید وجاہت رسول قادری..... صدر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی:

”کنز الایمان، احادیث مبارکہ، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور اسلاف کرام کی تفاسیر کا انچوڑ ہے اور یہ کہ اس میں کوئی خلاف شرع یا خلاف اسلام مواد نہیں ہے۔“



یہاں ہم امام احمد رضا سے علمی اور مسلکی اختلافات رکھنے والے علما اور اسکالرز سے بھی درخواست گزار ہیں کہ آپ علم و تحقیق کے میدان میں ذاتی بغض و عناد، گروہی حسد اور مسلکی تعصب کی عینک اتار کر ”نگاہ عشق و مستی“ کی ٹھنڈی روشنی میں ”کنز الایمان“ کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ آپ کو یہاں ”ایمان“ کا بیش بہا خزانہ اور عشقِ مصطفوی ﷺ کی ”دولتِ بیدار“ ملے گی۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کو ہر قسم کے تعصب سے بالاتر ہو کر علم کی کسوٹی پر رکھیں۔ ان شاء اللہ ان کو کھرا پائیں گے اور فکری اتحاد و یگانگت کی راہ پیدا ہوگی۔ جس کی آج ہمیں شدید ضرورت ہے۔ ”دانش نورانی“ کی روشنی میں ان کی شخصیت و تصانیف کا مطالعہ کریں ان شاء اللہ اندھیروں سے اُجالوں میں آجائیں گے۔ اس لیے کہ نورِ بصیرت سے مزین مطالعہ اندھیروں سے اجالے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔“

(سہ ماہی افکار رضا، ممبئی جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۴)

## (۲۲) ڈاکٹر مجید اللہ قادری:

”امام احمد رضا بریلوی کے ترجمہ قرآن کا ایک امتیازی پہلو دیگر معروف اردو قرآنی مترجمین کے مقابلے میں یہ ہے کہ جو جامعیت، معنویت اور مقصدیت قرآن کے کلمات میں پوشیدہ ہے اس کی مکمل جھلک امام موصوف کے ترجمے میں نمایاں ہے۔ یہ اسی وقت ممکن ہے کہ مترجم کے ذہن میں وہ تمام تفاسیر، لغوی معنی، اس کے متعلق احادیث مبارکہ اور اقوال صحابہ موجود ہو۔ اور ساتھ ہی ساتھ قوتِ حافظہ بھی اتنا قوی ہو کہ وہ کمپیوٹر کی طرح کام کرے، جس طرح کمپیوٹر کا بن بن دیا کر مطلوبہ معلومات (Information) یکجا طور پر ایک ہی نظر میں اسکرین پر دیکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مترجم کا ذہن بھی اتنا قوی اور فعال ہو کہ فوراً ان تمام کلمات کے مقامات کو یکجا کر کے اور ان کی جامعیت، معنویت اور مقصدیت کے پیش نظر ایسے الفاظ کا انتخاب کرے کہ ترجمہ میں کسی قسم کی تشکیلی باقی نہ رہے اور نہ عبارت میں کوئی جھول۔ حقیقت میں بلا امتیاز اگر امام احمد رضا کے ترجمہ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو محسوس ہوگا کہ یہ ترجمہ تفاسیر اور لغات کی مستند کتب کی عکاسی کرتا ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۵۳۲، ۵۳۳)

## (۲۳) ڈاکٹر صابر سنبل..... صدر شعبہ اردو ایم۔ ایچ (پی جی) کالج مراد آباد:

”یہ ترجمہ قرآن امام احمد رضا علیہ الرحمہ کا مسلمانوں کے لیے عمدہ تحفہ ہے۔ عام طور سے یہ بات بھی لوگوں کی معلوم نہیں کہ اس ترجمے کے لیے کوئی خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا۔ جو لوگ امام احمد رضا کی تصنیفی اور خاص کر فتاویٰ نویسی کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان کے پاس وقت کی کتنی کمی تھی۔ ان کے عزیز شاگرد و صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی مصنف بہار شریعت چاہتے تھے کہ اگر امام احمد رضا قرآن کریم کا اردو میں ترجمہ کر دیں تو وہ ان کے علم و فضل اور عشقِ رسول کی وجہ سے ایک لاثانی ترجمہ بن جائے گا۔ انہوں نے اس کے لیے کئی بار فاضل بریلوی سے عرض کیا لیکن باوجود وعدوں کے اس کے لیے وقت نہیں نکل سکا۔ آخر یہ طے پایا کہ صدر الشریعہ دوپہر کو قیلولہ کے وقت یا رات کو سوتے وقت فاضل بریلوی کے پاس پہنچ جایا کرے اور ایسا ہی ہوا۔ ترجمہ کا طریقہ یہ رہا کہ صدر الشریعہ آیات قرآنی پڑھتے جاتے اور آپ ان کا ترجمہ املا کراتے جاتے۔ مترجم کے پاس نہ تفاسیر قرآن دیکھنے کی فرصت تھی، نہ ترجمہ کی زبان پر نظر ثانی کرنے کا وقت، چاہیے تھا کہ ایسی رواداری (بلکہ بھاگ دوڑ) میں کیا گیا ترجمہ معمولی ترجمہ ہوتا، لیکن یہ مترجم علیہ الرحمہ پر اللہ رب العزت کا کرم خاص تھا کہ یہ ترجمہ اردو ترجمہ میں شاہ کار ہو گیا۔ یہ کام ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹۱۲ء میں مکمل ہوا۔“

(سہ ماہی افکار رضا، ممبئی جولائی تا دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۶)

## (۲۴) سید صابر حسین شاہ بخاری:

”یوں تو قرآن کریم کے کئی تراجم ہیں لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے ترجمہ ”کنز الایمان“ کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی اشاعت کئی لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اسے کئی زبانوں میں بھی منتقل کر دیا گیا ہے۔ اس کے محاسن پر درجنوں مقالات منظر عام پر آچکے ہیں۔ اس کی مقبولیت کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ڈوب کر لکھا گیا ہے۔“

(سہ ماہی افکار رضا، ممبئی، جولائی تا ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۳۲)

## (۲۵) مولانا رضاء المصطفیٰ اعظمی..... مہتمم المجدد احمد رضا اکیڈمی، کراچی:

”یوں تو آپ کے علمی کارناموں کی تفصیل بڑی طویل ہے لیکن ان میں سب سے



بڑا علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے۔ ترجمہ کیا ہے قرآن حکیم کی اردو میں ترجمانی ہے۔ بلکہ اگریوں کہا جائے کہ آپ کا یہ ترجمہ الہامی ترجمہ ہے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ اعلیٰ حضرت نے جملہ مستند و مروج تفاسیر کی روشنی میں قرآن حکیم کی ترجمانی فرمائی ہے۔ جس آیت کی وضاحت مفسرین کرام کئی کئی صفحات میں فرمائیں۔ مگر اعلیٰ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوبی عنایت فرمائی کہ وہی مفہوم ترجمہ کے ایک جملہ یا ایک لفظ میں ادا فرمایا۔ قلیل جملہ کثیر مطالب اسی کو کہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے ترجمے سے ہر پڑھنے والے کی نگاہ میں قرآن کریم کا احترام، انبیاء کی عظمت اور انسانیت کا وقار بلند ہوتا ہے۔“

(قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی، ص ۴۴ مطبوعہ رضوی کتاب گھر بیہڑی)

(۲۶) ڈاکٹر محمد ہارون..... سابق استاذ آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ

”امام احمد رضا نے رسول اکرم ﷺ پر کسی بھی طرح کی تنقید کرنے یا ان کی عظمت و کمال میں کوئی بھی شک پیدا کرنے کی اجازت دینے سے انکار کیا۔ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے مرتبہ و کمال کو گھٹانے والے وہابی تراجم قرآن کے مقابلے میں اردو زبان میں قرآن حکیم کا بہت ہی خوبصورت ترجمہ پیش کیا۔“

(پیغامِ رضا کا خصوصی شمارہ مارچ ۲۰۰۷ء، ص ۶۲)

(۲۷) ڈاکٹر ظہور احمد اظہر..... چیئر مین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور:

”فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت ہشت پہلو ہی نہیں ہمہ جہت ہے۔ ان کی سیرت و شخصیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ و استیعاب بہت مشکل کام ہے۔ ان کا خوبصورت ترجمہ قرآن کریم کنز الایمان تمام قدیم و جدید تراجم میں منفرد ہے۔ شاہ عبدالقادر اور شاہ رفیع الدین کے وقتوں میں بھی اردو زبان ناپختہ تھی لیکن مولانا احمد رضا خاں کے عہد تک اردو زبان کافی منجھی ہوئی زبان بن چکی تھی پھر چونکہ وہ اہل زبان تھے، اس لیے اردو کے ساتھ ہندی پر بھی انھیں قدرت حاصل تھی اور عربی زبان میں بھی انھیں کمال حاصل تھا۔ اس طرح عربی اور اردو دونوں زبانوں کا عالم اور شاعر و ادیب ہونے کے باعث انھیں ترجمہ قرآن کرتے وقت ہر دو زبانوں پر قدرت کے عملی مظاہرہ کا موقع ملا اور بے ساختہ ترجمہ قرآن مکمل ہو گیا تو آپ نے اسے کنز الایمان فی ترجمہ القرآن کا خوبصورت نام دیا۔ مولانا کے اس ترجمے میں

مناسب الفاظ کی آمد اور حسین اسلوب بیان کا امتیازی رنگ دکھائی دیتا ہے۔ ٹھیکہ اردو الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کے عربی الفاظ کا نہایت عمدہ اور موزوں امتزاج ملتا ہے۔“

(ماہنامہ معارفِ رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۲۲)

(۲۸) ڈاکٹر جمیل احمد..... چیئر مین شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی:

”امام احمد رضا بریلوی کا ترجمہ قرآن بڑا محتاط، مثالی، با محاورہ اور سلیس ہے۔“

(حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر۔ جہانِ رضا لاہور اکتوبر نومبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۳۲)

(۲۹) ڈاکٹر رشید احمد جالندھری..... ڈائریکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، پاکستان:

”سورۃ البغیٰ میں آں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

”ووجدک ضالاً فہدی“ مولانا (احمد رضا) اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں: اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ آں حضرت ﷺ کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی ان کے دامن وقار و کمالت پر قبائلی رسم و رواج یا اہل مکہ کی بُت پرستی و گمراہی کا کوئی داغ نہیں ہے، اس لیے اس آیت کریمہ میں لفظ ضلال کا وہی ترجمہ زیادہ مناسب ہے جو مولانا نے کیا ہے۔“

(پیغامِ رضا کا امام احمد رضا نمبر۔ ۱۹۹۷ء، ص ۱۹۱)

(۳۰) پروفیسر رفعت جمال صاحبہ..... صدر شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی، بنارس اٹلیا:

”انہوں نے عشقِ رسول سے سرشار ہو کر قرآن مجید کا ترجمہ فصاحت و بلاغت کو مد نظر رکھ کر بہت ہی محتاط انداز میں نہایت سلیس، شگفتہ اور روزمرہ کی زبان میں کیا جو اردو نثر کا عظیم شاہ کار ہے۔“

(ماہنامہ معارفِ رضا کراچی جولائی ۲۰۰۵ء، ص ۳۱)

(۳۱) مولانا سعید بن یوسف ذکی..... امیر جمعیت المدینہ، پاکستان:

”یہ (کنز الایمان) ایسا ترجمہ قرآن مجید ہے جس میں پہلی بار اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ جب ذات باری تعالیٰ کے لیے بیان کی جانے والی آیتوں کا ترجمہ کیا گیا ہے تو بوقتِ ترجمہ اس کی جلالت، علوت، تقدس و عظمت و کبریائی کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے جب کہ دیگر تراجم خواہ وہ اہل حدیث سمیت کسی بھی مکتب فکر کے علما کے ہوں، ان میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ اس طرح وہ آیتیں جن کا تعلق محبوب خدا، شفیع روز جزاء، سید الاولین و الآخین، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ہے



یا جن میں آپ سے خطاب کیا گیا ہے تو بوقت ترجمہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے یہاں پر بھی اوروں کی طرح نقلی و لغوی ترجمے سے کام نہیں لیا۔ بلکہ صاحب صاحب بنسطق عن الہوی اور ورفعنالک ذکرک کے مقام عالی شان کو ہر جگہ طولا خاطر رکھا ہے۔ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو دیگر تراجم میں بالکل ہی ناپید ہے۔“

(کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں، مشمولہ معارف رضا ۱۹۸۳ء، ص ۱۶۰)

(۳۲) ماہ نامہ الحسنات (جماعت اسلامی ہند کا ترجمان) رام پور۔ انڈیا:

”فقہ میں جدالمتار اور فتاویٰ رضویہ کے علاوہ ایک اور علمی کارنامہ ترجمہ قرآن مجید ہے جو ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء میں ”کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن“ کے نام سے منظر عام پر آیا اور جس کے حواشی ”تذکرۃ العرفان فی تفسیر القرآن“ کے نام سے مولوی نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمائے۔ یہ ترجمہ اس حیثیت سے ممتاز نظر آتا ہے کہ جن چند آیات قرآنی کے ترجمے میں ذرا سی بے احتیاطی سے حق جل مجدہ اور آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں بے ادبی کا شائبہ نظر آتا ہے۔ احمد رضا خاں نے ان کے بارے میں خاص احتیاط برتی ہے۔“

(شخصیات نمبر۔ ماہ نامہ الحسنات، رام پور ۱۹۷۹ء، ص ۵۴-۵۵)

(۳۳) ڈاکٹر صالح عبدالحکیم شرف الدین:

”امام احمد رضا قرآن میں غیر معمولی بصیرت رکھتے تھے۔ امام احمد رضا کا شمار عالم اسلام کے اُن خواص علما میں ہوتا ہے جن کی قامت پر ”رسوخ فی العلم“ کی قبا راست آتی ہے۔ قرآن کریم سے اُن کو غیر معمولی شغف تھا۔ انھوں نے اللہ کے کلام میں غیر معمولی تدبر کیا۔ اسی مسلسل تدبر و فکر کا نتیجہ تھا کہ امام احمد رضا کو قرآن پاک سے خاص نسبت ہوگئی۔ ان کا ترجمہ قرآن ان کے برسوں کے فکر و تدبر کا نچوڑ ہے۔“

(کنز الایمان اور معروف قرآنی تراجم، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ص ۳۳۶)



## منظومات

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ پر نثری و شعری اظہاریے اتنے زیادہ ہیں کہ تعداد و شمار اُس کا بوجھ مشکل ہی سے اُٹھا سکتے ہیں۔ ہند و پاک اور دیگر ممالک میں امام احمد رضا سے عقیدت رکھنے والا کون ایسا شعری ذوق کا حامل سنی مسلمان ہوگا جس نے امام احمد رضا کی عقیدت میں اپنے احساس کی لہروں کو اشعار میں مجسم نہ کیا ہوگا۔ جو مناقب ہمیں موصول ہوئیں وہ زیر نظر باب میں شامل ہیں۔ خاص طور سے گلی گلزارِ برکاتیت حضرت حسنین میان نظمیں مدظلہ العالی کا شعری اظہاریہ اس بات کی زینت ہے اور جناب ڈاکٹر صابر سنبھلی صاحب نے امام احمد رضا کے تعلق سے اپنا نیا شعری تجربہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ دو شعرا کے مناقب اور شامل ہیں۔

..... ص۔ ر۔ مصباحی



## یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

از: سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی

نور احمد کی ضیا ہے مسلک احمد رضا  
لوگ کہتے ہیں کہ کیا ہے مسلک احمد رضا  
مذہب حنفی ہو یا ہو مشرب غوث و علی  
رب کو مانو اور حبیب رب سے تم الفت کرو  
اک مثلث تھے رضا علم و عمل اور عشق کے  
یہ سکھاتا ہے شریعت اور طریقت کے اصول  
نی زمانہ سُنیت کی بس یہی پہچان ہے  
پوری سنی دنیا میں تجھے عقیدے کے لیے  
اعلیٰ حضرت کا یہ احساں ہم مسلمانوں پہ ہے  
نام کے سید جو جلتے ہیں رضا کے نام سے  
سامنا ہوتا ہے جب بھی دشمنانِ دین سے  
مرہدِ مارہرہ نے نسبت رضا کو ایسی دی  
خاندانِ برکت الہی کا یہ فیضان ہے

نظمی تم کو کیوں نہ برکاتی رضا پر ناز ہو

تم نے گھنٹی میں بیا ہے مسلک احمد رضا

ممبئی، ۲۵ جنوری ۲۰۰۸ء

## باب ہشتم

یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد	.....	سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی	۴۳۹
تفسیر برکلامِ اعلیٰ حضرت	.....	سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	۴۴۰
منقبت	.....	ڈاکٹر صابر سنبھلی	۴۴۲
منقبت در شانِ امام احمد رضا	.....	محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی	۴۴۳
منقبت	.....	حافظ مطلوب بیگم پوری	۴۴۴



## تضمین بر کلامِ اعلیٰ حضرت

سید نصیر الدین نصیر گولڑی

دل کے آگن میں یہ ایک چاند سا اُترا کیا ہے  
موج زن آنکھوں میں یہ نور کا دریا کیا ہے  
ماجرا کیا ہے یہ آخر یہ معما کیا ہے  
”کس کے جلوے کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے“

ہر طرف دیدہ حیرت زدہ نکلتا کیا ہے“

زائرِ گنبدِ خضریٰ، تجھے اب فکر ہے کیا  
سامنے وہ بھی ہیں، اللہ کا در بھی ہے کھلا  
چپ نہ رہ، کھول زباں، دامنِ مقصد پھیلا  
”مانگ من مانتی، منھ مانگی مرادیں لے گا“

نہ یہاں ناں ہے، نہ منگتا سے یہ کہنا، کیا ہے؟“

خود نگر ہے، نہ وہ گستاخ، نہ وہ ظالم ہے  
بد عقیدہ ہے نہ وہ چرب زباں عالم ہے  
نسلِ خدام سے منسوب کوئی خادم ہے  
”یوں ملائک کریں معروض کہ ایک مجرم ہے“

اُس سے پرسش ہے: بتا تو نے کیا کیا ہے“

روبروِ داورِ محشر کے ہے اک عصیاں کیش  
ہے ادھر مالکِ کل اور ادھر یہ درویش  
معصیت کار، خطادار، گنہ بیش از بیش  
”سامنا قہر کا ہے دفترِ اعمال ہے پیش“

ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے“

نوحہ زن ہے دلِ برباد کہ یا شاہِ رُسل

اب کہاں جائے یہ ناشاد کہ یا شاہِ رُسل  
وقتِ امداد ہے، امداد! کہ یا شاہِ رُسل  
”آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل“

بندہ بے کس ہے شہا! رحم میں وقفہ کیا ہے“

ہے عنایت، جو نہیں مصروفِ ثنا ہوتا ہوں  
ورنہ اوقاتِ مری کیا ہے، نہیں کیا ہوتا ہوں  
غم تو بس یہ ہے کہ محرومِ نوا ہوتا ہوں  
”اب کوئی دم میں گرفتارِ بلا ہوتا ہوں“

آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے“

عرصہٴ حشر میں تھا بیم و رجا کا عالم  
سخت مشکل میں گھری تھی مری جانِ بے غم  
ہاتھ میں تھامے ہوئے حمدِ الہی کا علم  
”لو! وہ آیا مرا حامی، مرا غمِ خوارِ اُم“

آگئی جاں تنہا بے جاں میں، یہ آنا کیا ہے“

یوں مرے سر سے بلا خوف کی ٹالیں سرور  
حشر کی بھیڑ میں چپکے سے بلا لیں سرور  
پہلے قدموں میں ذرا دیر بٹھا لیں سرور  
”پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرور“

اور فرمائیں ہوا! اس پہ تقاضا کیا ہے“

تیرے اشعار میں ہے عشقِ نبی کی مہکار  
نعت کے باغ میں آئی ہے ترے دم سے بہار  
تجھے کرتا ہے نصیر، اہلِ ولایت میں شمار  
”اے رضا! جانِ عنادل ترے نفوس کے ثار“

بلبلِ باغِ مدینہ! ترا کہنا کیا ہے“



## منقبت اعلیٰ حضرت

از: ڈاکٹر صابر سنبھلی

(نوٹ: اس منقبت کو چار طریقوں سے پڑھنا چاہیے: (۱) پورے پورے مصرعے پڑھنے چاہئیں۔ (۲) بریکٹ سے پہلے کا جز بریکٹ کے اندر مندرج عبارت کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ (۳) بریکٹ میں مندرج عبارت کو اُس کے بعد والی عبارت کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے۔ (۴) صرف وہ الفاظ پڑھنے چاہئیں جو بریکٹوں کے اندر مرقوم ہیں۔)

صاحبِ عظمت (صاحبِ عزت، صاحبِ نسبت) اعلیٰ حضرت

پیارے حضرت (میرے حضرت، سب کے حضرت) اعلیٰ حضرت

مفتیِ عالم! (عزِ فضیلت! فخرِ کرامت!) اعلیٰ حضرت!

بیکس ہوں میں (بہرِ خدا ہو مجھ پہ عنایت) اعلیٰ حضرت!

ہر ہر لمحہ (یادِ خدا یا، دین کی خدمت) اعلیٰ حضرت!

جو بھی قدم تھا (جو بھی عمل تھا، وہ تھا عبادت) اعلیٰ حضرت!

سچ کہتا ہوں (مجھ جیسے سے، ناممکن ہے) ناممکن ہے

حیراں ہوں میں (کیسے بیاں ہو، آپ کی عظمت) اعلیٰ حضرت!

علم کے آگے (سارے مخالف، گم صم گم صم) سے رہتے تھے

کوئی کہیں تھا (سب پہ طاری، آپ کی ہیبت) اعلیٰ حضرت!

حق کی طرف سے (دینِ خدا کے آپ مجتہد) ہو کر آئے

آپ تھے بے شک (شرک کے قاتل، قاطعِ بدعت) اعلیٰ حضرت!

میری دعا ہے (میرے آقا، سایہ فگن ہو) شامِ ابد تک

آپ کی پیاری (قبر کے اوپر، رب کی رحمت) اعلیٰ حضرت!

منگتا ہے یہ (صابر کو بھی، کاش بھی عطا) کاش عطا ہو

نام پہ رب کے (میرے آقا، علم کی دولت) اعلیٰ حضرت!

## منقبت در شانِ امام احمد رضا

نتیجہ فکر: محمد توفیق احسن برکاتی مصباحی

الجللۃ الثانیۃ، ممبئی-۳

یہ ذوقِ طلب کی گزارش ہے کیسی، عطا ہوں عقیدت کے موتیِ خدا  
زمانے کو معلوم ہے یہ حقیقت، طلب نے ہے کیوں بس تمہیں کو پکارا  
خدا نے چنا ہے تمہیں جب مجدد، یہ علمائے عرب و عجم ہیں مؤید  
کہ احیائے دین محمد کی خاطر حیاتِ جہاں کا ہے لمحہ گزارا  
عطا کیں ہزاروں کتابیں جہاں کو، جھنجھوڑا ہے جس نے خیال و گماں کو  
عطاے الہی ہے یہ کارنامہ، نہ پایا زمانے نے جس کا کنارہ  
یہ محاسنِ الحرمین کیوں مقتدر ہے؟ یقیناً یہ فضلِ شہِ بحر و بر ہے  
جو اہل سنن ہیں وہ رکھتے ہیں دل میں، عقیدے میں ہوگا کبھی نہ خسار  
عطاے نبی ہیں قادی تہارے، عیاں ہے جو نام مبارک سے اس کے  
تحررِ مسلم ہے سب کو تمہارا، کیا سرِ ثریا سے اونچا ہمارا  
دیا نام ہے کنزِ الایمان اس کا، لکھایا کلامِ الہی کا معنی  
یہ صدر الشریعہ کی اک التجا تھی، بنا جو شریعت کا دلکش منارا  
بریلی بنا مرکزِ عشق و الفت، یہ ہے آپ کی ایک زندہ کرامت  
جھکائے جبینِ عقیدت زمانہ، دیا پیر و مرشد کا عمدہ دُوارا  
پچیس گے شرابِ محبت دکھا کر، خدا کے کرم سے بریلی میں جا کر  
نشانِ مدینہ نظر آئے گا تو لگائیں گے ہم اعلیٰ حضرت کا نعرا  
نبی کے عدد کو ملی ہے ہزیمت، ترے نام پر ان کی آئی ہے شامت  
یہ خامہ رضا کا بہت قیمتی ہے، عجب پیش کرتا ہے دلکش نظارا  
یہ فکرِ رضا کی ضیا پاشیاں ہیں، یہ تذکار کی جلوہ سامانیاں ہیں  
ترے نام سے اس نے پائی ہے عزت، کرم ہو کہ چلتا رہے یہ ادارہ  
برستی ہیں فیض و کرم کی گھٹائیں، عجب کیف و مستی میں ہیں یہ فضا کیں  
کیا ذکرِ احمد رضا تم نے احسن کہ جس نے دیا شاعری کا اشارہ



## منقبتِ اعلیٰ حضرت

از حافظ مطلوب بیگم پوری

ہم تمہارے ہیں تمہارے اے امام احمد رضا  
تم ہمارے ہو ہمارے اے امام احمد رضا  
پیشوائے اہل سنت، نایب شاہِ عرب  
آپ ہیں میرے سہارے اے امام احمد رضا  
آپ کی تقریر ہو یا آپ کی تحریر ہو  
علم کے بچے تھے دھارے اے امام احمد رضا  
غوثِ اعظم کا زلالِ فیض پایا مرجبا  
آپ ہیں اُن کے دُلا رے اے امام احمد رضا  
اے رضا، پیارے رضا، اچھے رضا مجھ پر کرم  
اہل سنت کے سہارے اے امام احمد رضا  
علم کے دریا بھی ہو کنزِ الکرامت بھی ہو تم  
درجے ہیں اعلیٰ تمہارے اے امام احمد رضا  
آپ کا مطلوب ہے بے شک سب درِ آپ کا  
کیوں نہ خود کو درِ پہ دارے اے امام احمد رضا

## افکارِ رضا کے دھنک رنگ

(اشاریہ)

(سہ ماہی "افکارِ رضا" کے اشاعتی نشانات)



## سہ ماہی افکارِ رضا

شمارہ: ۱-۳۹

(جولائی ۱۹۹۵ء تا ستمبر ۲۰۰۷ء)

مرتب: سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کیا مبارک نام ہے یہ نام افکارِ رضا سُنیت کا ہے چمکتا جام افکارِ رضا

دنیاے رضویت کے شاہین، برادرِ جناب محمد زبیر قادری نے جو ایک دردمند اور فعال کارکن ہیں، انہوں نے اپنے تخلصین کے ساتھ ۱۹۹۲ء میں ممبئی میں ”تحریکِ فکرِ رضا“ کی بنیاد رکھی۔

اس تحریک کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے:

☆ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے افکار و نظریات کو زیادہ سے زیادہ متعارف کرانا۔

☆ علمائے اہل سنت و جماعت کی رہنمائی میں مفکرین اور محققین کی ایک ٹیم کا فکرِ رضا کی ترویج و اشاعت میں دن رات کوشاں رہنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو اہل انداز میں جدید اسلوب کے ساتھ شائع کرنا۔

☆ امام احمد رضا کی تصانیف کو ملک کی مختلف اور بین الاقوامی زبانوں میں شائع کرنا۔

☆ اربابِ فکر و دانش کو امام احمد رضا کی تحقیقات کی طرف متوجہ کرنا۔

☆ ہر اُن شخصیت کو سوال کا امام احمد رضا کی تحقیقات کی روشنی میں جواب دینا۔

کسی بھی تحریک کی کامیابی کے لیے لٹریچر انتہائی ضروری ہے۔ محمد زبیر قادری نے بھی تحریکِ فکرِ رضا کو کامیاب بنانے کے لیے لٹریچر کی طرف خصوصی توجہ دی۔ کتابیں شائع کیں اور انٹیکرڈ شائع کر کے تقسیم کیں۔ امام احمد رضا کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لیے انہوں نے اہل سنت کو ایک نعرہ دیا ”آپ سنی ہیں اور امام احمد رضا کو نہیں جانتے؟ تعجب ہے!!!“ یہ نعرہ انہوں نے انٹیکرڈ شکل میں شائع کر کے عام کیا اور آج برسوں بعد بھی اُن کا یہ نعرہ دنیا بھر میں لوگوں کو اعلیٰ حضرت کی طرف راغب کر رہا ہے۔ یہ نعرہ اتنا مقبول ہوا کہ ہندو پاک کے بہت سارے ناشرین اسے شائع کر رہے ہیں۔ ایک دوست اللہ بخش مکاندار رضوی (ہبلی) نے تو کہا کہ زبیر قادری کا یہ نعرہ بارگاہِ رضویت میں مقبول

اوپر کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک ایسے رسالے کی ضرورت تھی جو تحریکِ فکرِ رضا کا ترجمان بن کر سامنے آئے۔ محمد زبیر قادری کو افکارِ رضا کے اجرا کا خیال کیسے آیا؟ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (مدیرِ اعلیٰ، جہانِ رضا، لاہور) کی زبانی سماعت فرمائیے:

”ایک زمانہ تھا۔ ممبئی میں ہمارے ایک دوست معین الدین احمد، مالکِ اجیری کتب خانہ مطبوعات منگوا کر لے کر آئے۔ ہم ان کتابوں میں ”جہانِ رضا“ کے چند شمارے رکھ دیا کرتے تھے۔ محمد زبیر قادری چلتے پھرتے ”جہانِ رضا“ اٹھاتے اور اوّل سے آخر تک پڑھتے اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے افکار کو دل کی گہرائیوں میں سمیٹتے۔ یہ مطالعہ، یہ محبت، یہ عشق انہیں کشاں کشاں بریلی کی گلیوں میں لے گیا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مزار پر لے گیا۔ اعلیٰ حضرت کی کتابوں کے ذخیروں میں لے گیا۔ افکارِ رضا کی وادیوں میں لے گیا۔ پھر گلستانِ رضا کے باغوں میں لے گیا۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ تحریکِ فکرِ رضا ممبئی ”افکارِ رضا“ جاری کرے گی اور لوگوں کو آواز دے کر کہا کہ:

”رضا کی زباں تمہارے لیے رضا کی فغاں تمہارے لیے

ممبئی سے ”افکارِ رضا“ دراصل ”جہانِ رضا، لاہور“ کے باغوں کا ایک پھول بن کر نکلنے لگا۔“ (۱)

محمد زبیر قادری خود بھی اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

”ہمیں ”جہانِ رضا“ کا انداز پسند آیا کہ جس میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حیات و خدمات کے پہلوؤں کو علمی و تحقیقی طریقے پر پیش کیا جاتا تھا، جس کے پڑھنے سے کالج و یونیورسٹی کے افراد ضرور متاثر ہو سکتے تھے اور ہم نے مرکزی مجلسِ رضا کے سابقہ کام کی روشنی میں اندازہ لگایا کہ اب تک مجلسِ رضا نے پڑھے لکھے حلقوں میں اچھے اثرات مرتب کیے۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا کہ اس طرح کا کوئی رسالہ ہمیں بھی شائع کرنا چاہیے۔ گو کہ ہم بالکل ہی نا تجربہ کار تھے، اس سلسلے میں رہنمائی کے لیے کئی علمائے کرام کو خطوط لکھے مگر ایک دو حضرات کے علاوہ کسی نے جواب تک نہیں دیا۔ تب میں نے علامہ اقبال احمد فاروقی صاحب کو لاہور خط بھیجا اور اپنی تنظیم کا تعارف کرا کر تعاون و رہنمائی طلب کی۔ حضرت کا بہت حوصلہ افزا خط آیا، مجھے آج تک اس مختصر سے خط کا متن یاد ہے کہ:

”آپ بے فکر ہو کر کام شروع کریں، ہم نے تو جب کام شروع کیا تھا تو صرف ایک رجسٹر اور قلم لے کر بیٹھے تھے، اگر آپ کو مالی تعاون کی بھی ضرورت پیش آئے تو ہم حاضر ہیں۔“ (۲)

المختصر علامہ فاروقی کا یہی محبت نامہ محمد زبیر قادری کے لیے محرک بنا اور انہوں نے نہایت بے



سروسامانی کی حالت میں سہ ماہی مجلہ افکارِ رضا کے اجرا کا اعلان کر دیا۔ ستمبر ۱۹۹۵ء میں افکارِ رضا کا مختصر شمارہ مطبع صحافت پر طلوع ہوا۔ فاضل مدیر کو احساس تھا کہ اس راہ میں کتنی مشکلات حائل ہوں گی لیکن اس کے باوجود آپ پر اعتماد تھے۔ چنانچہ اس کا اظہار آپ نے پہلے شمارے کے ادارے میں ان الفاظ میں کیا تھا:

”تحریکِ فکرِ رضا، امام احمد رضا محدث بریلوی کے افکار و نظریات کو عام کرنے کے لیے وجود میں آئی ہے، بلاشبہ اس راہ میں بہت دشواریاں ہیں اور ہماری ناتجربہ کاری بھی کوششوں میں حائل ہے، لیکن ہمارا مقصد خالص ہے اور ہمیں اللہ رب العزت اور اس کے پیارے محبوب ﷺ پر مکمل اعتماد ہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔“ (۳)

افکارِ رضا تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہا۔ اگرچہ اس کی تیز رفتاری میں کمی رکاوٹیں آئیں، لیکن فاضل مدیر نے نہایت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، جب افکارِ رضا میں تاخیر ہو جاتی تو فاضل مدیر کے جذبات و احساسات کچھ اس طرح سامنے آتے تھے:-

”افکارِ رضا کا زیرِ نظر شمارہ بہت تاخیر سے آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے۔ قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ موجودہ دور میں رسالہ جاری کرنا کس قدر دشوار طلب کام ہے۔ چہ جائیکہ اسے شائع کر کے مفت تقسیم کرنا، قارئین دعا فرمائیں کہ فروغِ فکرِ رضا کے اس مشن کو مستقل جاری رکھ سکیں۔“ (۴)

مزید ملاحظہ فرمائیے:

”افکارِ رضا کا موجودہ شمارہ کافی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے، آج تک اس قدر تاخیر کبھی نہیں ہوئی۔ ہمیں کچھ مسائل درپیش تھے جو آہستہ آہستہ دور ہو رہے ہیں۔ ترقی کی جانب گامزن ہونے کے لیے ہم نے کچھ اقدامات کیے تھے، اس لیے ہماری ساری توجہ اس طرف ہی مبذول ہو گئی تھی۔ ان شاء اللہ قارئین اگر ہمارے لیے دعا گو رہے تو ہم ضرور واپس آپ کی خدمت میں افکارِ رضا کو مزید بہتر طور پر پیش کر سکیں گے۔“ (۵)

دیکھا! جذبات میں کس قدر کرب پنہاں ہے۔ زیرِ قادری نے نہایت مشکل حالات میں بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور افکارِ رضا کو بند نہ ہونے دیا اور امیدِ واثق ہے کہ آئندہ بھی آپ کے پایہ استقلال میں لغزش نہ آئے گی۔ ان شاء اللہ

دنیاے رضویات میں ”معارفِ رضا“ (کراچی)، جہانِ رضا (لاہور) اور افکارِ رضا (ممبئی) کو

شہرت عام اور بقائے دوام حاصل ہے۔ جہاں جہاں معارفِ رضا اور جہانِ رضا پہنچا، وہاں وہاں افکارِ رضا نے بھی دستک دی۔ جب بھی کوئی محقق فکرِ رضا کا ارتقائی سفر ترتیب دے گا تو ان رسائل کو نظر انداز نہیں کر سکے گا۔

علامہ فاروقی جو دنیاے رضویات کے مایہ ناز ادیب ہیں، افکارِ رضا کے بارے میں فرماتے ہیں:

”میں افکارِ رضا کا قاری ہوں۔ اس کا صفحہ صفحہ میرے سامنے کھلتا ہے تو دل و جان وجد کرنے لگتے ہیں۔ اس کے ادارے افکارِ رضا کی روشن تحریریں ہیں، بلند پایہ مضامین اور علمی مقالات مجھے دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں، مجھے افکارِ رضا کے رضاناے اور ادارے گلہائے رنگا رنگ دکھائی دیتے ہیں، رضانااموں میں تنقید و تحسین کے نقش و نگار افکارِ رضا کا حسن دوبالا کرتے ہیں۔ یہ واحد جریدہ ہے جو سارے ہندوستان میں فکرِ رضا کی ترجمانی کرتا ہے اور دنیاے رضویت کے اہل علم و فضل اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔“ (۶)

افکارِ رضا کے اب تک ۴۹ شمارے شائع ہو چکے ہیں، ان شماروں میں اداریات، مقالات، مکتوبات، منظومات، تبصرہ کتب اور رضاناے شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ان شماروں کے ۳۸۷۲ صفحات پہنچے ہیں۔ فاضل مدیر اس کا پچاسواں شمارہ ایک خاص نمبر کے طور پر سامنے لا رہے ہیں جو رضویات پر ایک عظیم احسان اور ضخیم نمبر کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

راقم بعض مجبوریوں کے پیشِ نظر اس عظیم نمبر کے لیے کچھ نہ لکھ سکا، جس کا قلق تھا۔ لیکن جب طویل احمد رانا صاحب نے جہانیاں سے، فکیل احمد قادری عطاری نے خانیوال سے اور سید منور علی شاہ بخاری روضی نے امریکہ سے راقم کو افکارِ رضا کے خاص نمبر میں شمولیت کے لیے اصرار کیا اور آخر الذکر منور شاہ نے کہا کہ کم از کم افکارِ رضا کا اشاریہ ہی ترتیب دے دیں تاکہ خاص نمبر کی افادیت میں اضافہ کیا جائے۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ معارفِ رضا کے سالناموں کا اشاریہ بھی راقم نے ترتیب دیا تھا اور اب افکارِ رضا کے اشاریے کے لیے بھی منور شاہ بخاری نے اس فقیر بے نوا کا انتخاب فرمایا۔ یہ ایک اچھا خیال اُن کو آیا اور راقم نے اپنی دیگر مصروفیات ترک کر کے اپنی توجہ افکارِ رضا کے اشاریے پر مرکوز کر دی۔

یہ اشاریہ نہایت غلٹ میں صرف ایک ہفتے میں مرتب ہوا۔ میں مشکور ہوں جناب حسن نواز شاہ (اسلام آباد) کا کہ انہوں نے میری گزارش پر کمپوز کر کے مدیر مجلہ کو ای۔ میل کر دیا۔

پیشِ نظر اشاریہ چھ حصص پر مشتمل ہے:-

۱۔ اداریات: عنوانات کی ترتیب سے اداریات کا اشاریہ ترتیب دیا گیا ہے اور جن اداروں پر عنوانات نہیں تھے انہیں سرسری نظر سے پڑھ کر اپنی طرف سے عنوانات قائم کر دیے ہیں۔ ترتیب



الفابائی ہے۔ تقریباً تمام ہی ادارے مدیر محترم محمد زبیر قادری نے لکھے ہیں، البتہ کچھ ادارے دوسروں کے بھی شائع کیے گئے ہیں۔ لہذا صرف اُن اداروں کے آگے اُن کے نام لکھ دیے گئے ہیں۔

۲- مقالات: مقالہ نگار کا نام، اس کے نیچے عنوان مقالہ، شمارہ نمبر اور توہین میں ماہ و سال، آخر میں وہ صفحات جن پر مقالہ موجود ہے۔ اندراجات کی ترتیب مقالہ نگاروں کے اعتبار سے الفابائی ہے۔

۳- متفرقات: اس میں شذرات، اعلانات وغیرہ شامل ہیں۔

۴- منظومات: سب سے پہلے شاعر کا تخلص، توہین میں پورا نام اور صنفِ سخن کا پہلا مصرعہ، جبکہ باقی ترتیب حسب سابق ہے۔

۵- تبصرہ ہالے کتب: سب سے پہلے کتاب کا نام، پھر مصنف کا نام اور توہین میں مبصر کا نام۔ بقیہ ترتیب حسب سابق ہی ہے۔

۶- رضائنامے: سب سے پہلے خط لکھنے والے کا نام، توہین میں مقام، جبکہ دیگر ترتیب حسب سابق۔

راقم نے افکارِ رضا میں تمام مشمولات کا جامع اور مفصل اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ یقیناً رضویات میں کسی رسالے کا یہ مکمل اشاریہ ہے۔ امید ہے اہل قلم ضرور اس سے مستفید ہوں گے اور اس فقیر نے نوا کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ پاک ﷺ کے صدقے میں ہم سب کو دین و دنیا میں کامرانی عطا فرمائے۔ امین ثم امین بجاہ سید المرسلین ﷺ و اصحابہ اجمعین۔

احقر صابر حسین بخاری

۲۷ محرم ۱۴۲۹ھ / ۶ فروری ۲۰۰۸ء

### حوالہ جات

- ۱- جہانِ رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲-۶۳
- ۲- افکارِ رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۰
- ۳- افکارِ رضا : ممبئی، ستمبر ۱۹۹۵ء، ش ۱، ص ۲
- ۴- افکارِ رضا : ممبئی، جولائی/ستمبر ۱۹۹۷ء، ش ۹، ص ۴۲
- ۵- افکارِ رضا : ممبئی، جنوری/جون ۲۰۰۲ء، ش ۲۸، ص ۹۴
- ۶- جہانِ رضا : لاہور، دسمبر ۲۰۰۷ء، ش ۱۵۰، ص ۶۲

## اداریات

### عناوین

### شمارے

- ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۶-۲  
 ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۵-۲  
 ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۴-۲  
 ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۴-۳  
 ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۴-۲  
 ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۴-۲  
 ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۴-۲  
 ش ۳ (جنوری-مارچ ۱۹۹۶ء) ۳-۱  
 ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۳-۲  
 ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲-۱  
 ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۵-۲  
 ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۴  
 ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۳-۲  
 ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۴-۲  
 ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۵-۲  
 ش ۲۹-۳۰ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۱۲-۴  
 ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶-۲  
 ش ۲ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء) ۳-۱  
 ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۳-۱  
 ش ۱۵ (جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء) ۳-۲  
 ش ۴ (اپریل-جون ۱۹۹۶ء) ۲-۱  
 ش ۲۸-۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳-۲  
 ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴-۲  
 ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴-۲

انہوں کے نام ایک پیغام

اسلام پر حملے اور ہماری بے بسی

اعلیٰ حضرت بیسویں صدی کی عظیم ترین شخصیت

افکارِ رضا، ۹ ویں سال میں

اقرا

اکیسویں صدی میں اہل سنت کی ذمہ داریاں

اولاد کو سکھاؤ محبت رسول ﷺ کی

ہے مسلمان! تو پھر شانِ مسلمانی لا

پیغامِ یومِ رضا

تحریکِ فکرِ رضا کی ضرورت

جاگو سنو! جاگو

حدیثِ نور کے مأخذ کی بازیابی

حیاتِ اعلیٰ حضرت کی کہانی

دارالعلوم منظرِ اسلام

دعوتِ اسلام اور بد مذہب

راہِ عمل (از: سید سلیمان حیدر برکاتی)

نپاری

سونے والو! جاگتے رہو، چوروں کی رکھوالی ہے

صراطِ مستقیم پر گامزن رہو

ضرورت ہے!!!

عشقِ رسول- اتحاد کی اساس

علامہ ارشد القادری- ایک تحریک

علما اپنے ورثہ کی حفاظت کریں

فکرِ رضا انٹرنیٹ پر







## ارشاد احمد رضوی مصباحی، مولانا

- حضرت تاج العلماء کے برادر اکبر  
ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۹۱-۹۰  
خاندان برکات کا اجمالی تعارف  
ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۳۰-۲۹

## اصغر علی مصباحی، مولانا

- دیوبندیوں کی فقہ حنفی سے جہالت  
ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۴۷-۴۶

## اعجاز انجم لطیفی، ڈاکٹر محمد

- فن تجوید و قرأت اور امام احمد رضا  
ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۵-۴

## اعجاز احمد مدنی قادری چشتی، ڈاکٹر

- درگاہیں اور عربی درس گاہیں  
ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۵۳-۵۲

## اقبال احمد اختر قادری

- استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری  
ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۶-۵۹

- امام احمد رضا اور ابطال قلب  
ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۲-۳۳

- امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق  
ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۴۱-۳۶

- امام احمد رضا کے ایک معاصر، شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی  
ش ۱۴ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۳-۵۸

- عالمی جامعات میں امام احمد رضا پر کام کی رفتار  
ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۱۹-۲۱

- عہد حاضر کے جلیل القدر علمائے عرب کا امام احمد رضا کو خراج تحسین  
ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۳-۹۶

- کلام رضا میں محاوروں کا استعمال  
ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۴۲-۳۹

- مردم شماری کی شرعی حیثیت  
ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۶۸-۷۰

## الطاف حسین سعیدی، ڈاکٹر

- بغداد کی تباہی اور غوث اعظم  
ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۱۸-۲۱

- پیر محمد کرم شاہ ازہری مرحوم کا دفاع  
ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۹۶-۹۹

- لڑوم الترام کفر اور مولوی اسماعیل دہلوی  
ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۶۵-۷۲

## امجد رضا خان، ڈاکٹر محمد

- امام احمد رضا کے ایک ممدوح  
ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۱۰-۱۷

- رضاشناسی کا عمل، کچھ مثبت کچھ منفی پہلو  
ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۴۳-۴۷

## انوار محمد عظیم آبادی

- امام احمد رضا کے حدیثی شروح و حواشی  
ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۶-۱۳

- امام احمد رضا کے خطوط میں ذکر رضا  
ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۱۳-۱۷

- امام بخشش کا علمی و ادبی تجزیہ  
ش ۳۹ (جنوری - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۰۳-۱۰۸

## اولاد رسول قدسی مصباحی، سید

- الان ثانی کے مسنون طریقے پر اعتراضات کا جواب  
ش ۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۶-۱۹

- اسلاموں سے دو باتیں  
ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۶۷-۷۳

## ب

## بیت اللہ قادری، ڈاکٹر

- امام احمد رضا، سوانحی خاکے، حصار ذات  
ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۵-۲۶

- دو دھاکہ باندھتا نہیں، یہ سنی ماننا نہیں  
ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۰

## ت

## تاج محمد خان ازہری

- امام احمد رضا علمائے ازہر کی نظر میں  
ش ۳۲ (اکتوبر - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۳-۷۶

## ترک ولی محمد قادری

- امام احمد رضا کے علمی، فقہی اور اصلاحی کارنامے  
ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء) ۴۰-۳۹

## توفیق احمد نعیمی، مولانا محمد

- اشاعت دین - چند تجاویز  
ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۷۲-۸۶

- اہل حضرت پر کتابیں  
ش ۳۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۶-۱۰۹

- مرکز از باب دانش زندہ باد  
ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶۹

## ج

## جلال الدین قادری، علامہ محمد

- امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم  
ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۱۶-۱۷

- امام احمد رضا کا نظریہ سائنس  
ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۵۵-۶۳



جمال الدین، ڈاکٹر سید

زہے مسٹری ولیدری وایڈیٹری

ش ۴ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۳۱-۵

جمال زار ابوزو (مترجم: مشتاق احمد ضیا)

اسلام میں جدت پسندی

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۳۴-۲۸

ح

حامد رضا، محمد (عرف محمد شمس القدر قادری فیضی)

چمن رضا کی کھلتی کلی، شعیب الاولیا یار علی

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۶۰-۴۷

حبیب اللہ چشتی، پروفیسر

دعوت ارشاد کے قرآنی اصول

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۵۱-۴۴

حسن نواز شاہ

جہانگیری مشائخ اور بریلوی علما کے درمیان فکری مماثلت اور  
باہمی تعلقات پہ ایک نظر

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳۹-۱۸

خ

خادم حسین شرق پوری، پیر

برطانیہ میں اسلام کی ضیا باریاں

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۲۹-۲۳

خلیل احمد جاسی، حکیم

امام احمد رضا کی بارگاہ میں علی میاں ندوی کا دہرا کردار

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۳۷-۱۲

خلیل احمد رانا

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے دل کی آواز

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۸-۷

ایک عیسائی مبلغ کا قبول اسلام

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۹۶-۹۰

تاریخی دستاویز

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۲-۷۱

حدیث نور اور حدیث سایہ کی تحقیق اسناد

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۵-۹

حکیم اہل سنت سے آخری ملاقات

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۵۵-۵۴

حکیم اہل سنت علیہ الرحمۃ، علم دوست، کتاب دوست

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۵۹-۵۳

حیات علامہ عبدالحکیم شرف قادری ایک نظر میں

ش ۴۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۸-۱۲

راحت قبر

روایت ہلال کا مجرب و آسان فارمولہ

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۷-۴

علامہ بحر العلوم مولانا شاہ محمد گل قادری کا طبعی

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۰

قرآن کریم علمائے دیوبند کی نظر میں

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۵۳-۴۵

مشکل کشا

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۳۲-۲۲

مفسر قرآن امام احمد الصاوی المالکی الخلوئی المصری

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۲۲-۱۹

ہیں منکر عجب کھانے غزانے والے

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۸-۲۲

خلیل احمد قادری، علامہ سید (ترتیب: شفقت عثمانی، خلیل احمد رانا)

ش ۳۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۵۳-۴۳

جب مجھے سزاے موت سنائی گئی (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۷۸-۵۳

لحہ بہ لحہ داستان)

خورشید احمد سعیدی

التجربہ بیاب القدر: چند اصلاح طلب پہلو

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۹۵-۹۰

بائبل اور اس کے ایک درس پر سرسری نظر

ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۷۳-۴۳

بائبل کے متن میں بریکیں کیوں؟

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۳-۸۲

تحمیس اور تحقیقی مقالہ نگاروں کے رہنما اصول اور تجاویز

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۶۸-۶۰

(مکتوبات مسعودی کی روشنی میں)

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۶۸-۶۰

عیسائی علما، تنازع کا متن اور ایک یہودی کا داویلا

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۷۱-۵۴

عیسائیوں کی بائبل کا ایک مہلک وائرس؟؟؟

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۳-۹۲

قنادی رضویہ جدید سے استفادہ (احتیاط کی اہمیت و ضرورت)

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۱۵-۹

قنادی رضویہ جلد نمبر ۲۹۵: بعض اصلاح طلب پہلو

ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۳۱-۸

قرآن میں تضاد نمبر ۱۶

ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۶۳-۳۶

متی کی انجیل، متن کا تجزیہ اور اصلیت کا جائزہ

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۹۵-۷۵

مکالمہ بین المذاہب: پس پردہ اغراض کیا ہیں؟

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۷۲-۵۶

یہودی عیسائی گٹھ جوڑ

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۰۱-۹۷

رابعہ جمیل

ایمان ہے، قال مصطفائی

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۵۳-۴۸



## رحمت علی مصباحی ویشالوی

امام احمد رضا اور ان کی وعظ گوئی

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۵۶-۵۳

## رضاء المصطفیٰ چشتی، مولانا محمد

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۳۰-۳۳

## سائل بہرہ رانی (علیگ)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۰

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۶۲-۵۹

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۱-۷۱

## سراج الدین شریانی، محمد

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۸۷-۸۲

ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۴۶-۳۳

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰-۶۷

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۶-۶۲

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۷-۵۱

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۵۲-۵۰

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۸-۷۴

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۹-۹۳

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۰-۵۵

## سراج الدین احمد قادری بہتوی، ڈاکٹر

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۱۹-۱۴

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۹-۱۴

ش ۳۵ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۴۲-۲۹

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۴۲-۲۳

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۴۲-۲۳

## سلیم اللہ چندران، محمد

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳۶-۳۰

امام احمد رضا خان کے نظریہ تعلیم کی چیدہ چیدہ خصوصیات

## ش

## شبیم خاتون

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۳-۳۱

امام احمد رضا، علما، مفکرین اور دانشوروں کی نظر میں

## شرافت حسین رضوی

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۳-۸۱

ڈاکٹر "شر مصباحی" کے نام

## کلیل احمد قریشی اعظمی برکاتی ششی

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۳-۹

بہار شریعت، تقاریرِ رضا کی روشنی میں

ش ۳۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۶۷-۶۲

حضرت صدر الشریعہ اور بہار شریعت کی پہلی اشاعت

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۲-۲۵

حضرت نظمی مارہروی اور ان کی نعتیہ شاعری

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۹-۳

کنز الایمان کی اشاعتِ اول اور صدر الافاضل کی دوراندیشی

## شمس الہدیٰ مصباحی، مولانا

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۰-۶۵

امام احمد رضا کے ایک معاصر سرکار خدی

## شیراز مقصود قادری، مولانا

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۱۰۴-۹۹

جنوبی افریقہ

## ص

## صابر حسین شاہ بخاری، سید

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۵-۳۳

اعلیٰ حضرت بریلوی اور پیر محمد کرم شاہ

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۲-۴۹

اعلیٰ حضرت کے بعد اہل سنت کا ایک عظیم مصنف

ش ۱۳ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۱۸-۷

اعلیٰ حضرت کے مستفتی قاضی محمد غلام ربانی

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۶۶-۶۳

امام احمد رضا، پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی نگاہ میں

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۴۰-۳۳

علامہ کاظمی کی اعلیٰ حضرت سے عقیدت

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۴-۴۳

علامہ وحی احمد محدث سودتی اور امام احمد رضا

## صابر سنبھلی، ڈاکٹر

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۱۸-۸

اردو نثر نگاری اور امام احمد رضا

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۲۵-۱۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱)



ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۲)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۲۰-۶

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۳)

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۱۷-۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۴)

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۱۵-۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۵)

ش ۲۶ (ستمبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۲۸-۹

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۶)

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۱۶-۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۷)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳۳-۱۳

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۸)

ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۱-۶

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۹)

ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۱-۸

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۰)

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۱۷-۴

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۱)

ش ۳۶ (اپریل - جون ۲۰۰۴ء) ۱۶-۲

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۲)

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۲۴-۵

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۳)

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۹-۳

ترجمہ کنز الایمان کا لسانی جائزہ (۱۴)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۲۵-۳

کارزارِ صبر و شہر

ش ۴۱ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۸۷-۷۷

علامہ فضل حق خیر آبادی اور ۱۸۵۷ء کا فتوے جہاد

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۵۴-۴۴

صغیر حسین شاہ، سید

گلبرِ رضا اور ہمارے کارنامے

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۹۳-۸۸

ط

طلحہ رضوی برق دانا پوری، پروفیسر سید

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۵۰-۴۹

ع

عبدالرحمن بخاری، سید

بیسویں صدی، امتحانِ عشقِ رسول کی صدی

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶۸-۲۷

عبدالتار طاہر مسعودی

علامہ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۴۴-۳۶

عبدالتار مصروف ہمدانی، علامہ

ش ۳ (جنوری - مارچ ۱۹۹۶ء) ۳۰-۱۸

امام احمد رضا، ایک مظلوم مفکر

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۳۹-۳۲

حداقل بخشش سے ایک شعر کی تشریح

عبدالسلام رضوی، مولانا

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۳۷-۲۶

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۴-۵۹

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۴۷-۴۱

عبدالملک رضوی مصباحی، مولانا

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۲۸-۲۳

انگریز، انگریزی حکومت اور امام احمد رضا

عبدالحسین نعمانی قادری، علامہ محمد

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۷۱-۷۰

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۳-۱۱۲

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۳-۸۰

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۴۰-۳۳

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۱-۱۰۹

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۳۱-۲۹

عبدالصمیم عزیزی، ڈاکٹر

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۷-۶

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۵۴-۵۱

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۹-۴

ش ۷ (جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء) ۲۹-۲۰

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۲۵-۱۹

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۲۳-۲۰

ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۱۷-۱۳

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۲۴-۱۷

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۷۵-۷۲

آہ! علامہ شمس رحمۃ الرحمن واسع علیہ

امام احمد رضا اور ڈاکٹر علامہ اقبال

امام احمد رضا اور علمِ طبعیات

امام احمد رضا اور غلام احمد قادیانی

امام احمد رضا، غیر مسلموں کی نظر میں

امام احمد رضا کی ترکیب سازی

امام احمد رضا کے مقطعات

امام احمد رضا، نیوٹن اور آئن اسٹائن

خلیفہ رضا، حضرت مولانا غیاث الدین کی نعتیہ شاعری



شارح بخاری قدس الملک الوافر

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۱۱-۱۳

شمع عقیدت رضا علی میاں

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۵۵-۵۷

مرید اعلیٰ حضرت، صوفی عزیز احمد بریلوی

ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۳۶-۳۸

”مستطیر اسلام“، مرکز اہل سنت کیوں؟

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۸۰

عبد المنان، بحر العلوم مفتی

اٹلی حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کہنے پر مخالفین کے شبہات کا جواب

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۶۹-۷۳

عبداللہ طارق، ڈاکٹر سید

اعترافات رضا (معاشیات، سائنس، ریاضی اور تقابلی ادیان)

ش ۵ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۶ء) ۶-۲۰

فتیق الرحمن شاہ رضوی، سید

امام احمد رضا، بحیثیت بین الاقوامی سائنس دان

ش ۴ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۳۹-۵۵

عطاء الرحمن قادری

چل بسا بزم رضا کا ہانی و صدر آج آہ

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۲-۷

علیم اشرف جانی، سید

قرآن کریم میں ”وجودِ عرب“ کا تفسیر

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۳۵-۴۱

مولانا رحمت علی کیرانوی

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۳۷-۴۵

غ

غلام جاوید مصباحی، ڈاکٹر

رضا فاؤنڈیشن کالی کٹ اور اس کی اہم پیش کش

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۱۵-۲۱

عرب غریب نواز: ایک لمحہ فکریہ

ش ۱۴ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۵۹-۶۱

لکھنؤ رضا نئے نئے علاقے فتح کر رہی ہے

ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۴۱-۴۸

فن مناظرہ میں ملک العلماء کا مقام

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۲۳-۲۹

غلام غوث قادری، ڈاکٹر

امام احمد رضا کی انشا پر دازی مکتوبات کے آئینے میں

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء) ۳۳-۵۰

امام احمد رضا محدث بریلوی کی دینی و فکری جہات

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۳۳-۵۰

الحاج محمد سعید نوری، معتمد رضا اکیڈمی ممبئی کی خدمات

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۲۰-۳۶

انوار از حقیقت

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۲۰-۳۶

مداد پاکستان: تاثرات

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۷۹-۸۳

غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن، مالے گاؤں)

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۳۵-۴۳

تعلیم و تعلم اور امام احمد رضا

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۳۵-۵۰

بہانِ شقیّت کا شہر فرخندہ: مالیگاؤں

ش ۳۱ (جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۲-۲۵

سان الہند، علامہ سید غلام علی آزاد بنگرامی

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۳۱-۳۲

مفتی رحمن الحسن العلماء اور مسلک اعلیٰ حضرت کا فروغ

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۲-۵۵

علیم محمد موسیٰ امرتسری: حیات و خدمات

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۹۹-۱۰۱

رضا اکیڈمی برطانیہ کی دینی و علمی خدمات

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۲ء) ۲۵-۲۹

رکس القلم، مسلک رضا کے ترجمان

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۲۹-۳۱

سرزمینِ عرب پہ ہیں چار سو چہرے ترے

ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۳۸-۵۸

محدث اعظم کچھوچھوی اور امام احمد رضا محدث بریلوی

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۵۳-۶۵

محدث اعظم کچھوچھوی: حیات اور صدائِ خطبہ

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۶۳-۷۱

معلم و متعلم اور علم کے اسلامی تصورات (تعلیمات امام احمد رضا کی روشنی میں)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۶۳-۷۱

غلام مصطفیٰ قادری رضوی (ہاسنی، ناگور شریف، راجستھان)

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳۰-۳۶

امام احمد رضا اور اصلاحِ خواتین

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۱-۷۷

امام احمد رضا، فتاویٰ الغوث

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۶۰-۷۱

ہاسنی: ایسی چنگاری بھی یارب! اپنی خاکستر میں ہے

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۸-۲۲

قلم رضا سے ہوا عمدہ بیابانِ ختم نبوت کا

ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۷۰-۷۶

قلمی میدان میں ہماری غفلت اور فکر رئیس القلم

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء) ۶-۱۰

محبت رضا: اہل ایمان کے لیے اب تو کسوٹی ہے یہی

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۳۷-۵۱

مرید اعلیٰ حضرت، مفتی محمد اجمل شاہ سنہجلی

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۵۸-۶۳

مفتی اعظم ہند کا شہر محبت، مدینہ منورہ

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۷۸-۸۱

یہ فاتحہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

غلام یحییٰ انجم، ڈاکٹر

ش ۱۰ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۷ء) ۱-۳۰

امام احمد رضا اور فنِ تاریخ گوئی



حضرت شاہ ولی اللہ کا مسلک

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳۳-۳۸

مزارات پر حاضری اور اس کے آداب

ش ۱۳ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۸ء) ۵۰-۶۳

مولانا احمد رضا قادری کی عربی نعتیہ شاعری

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۱۶-۲۲

مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۴-۱۳

غیاث الدین احمد مولانا

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۳۵-۳۹

امام احمد رضا، بحیثیت دانش ور

## ف

فاروق احمد صدیقی، ڈاکٹر

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۸-۱۱

امام احمد رضا اور اردو ادب

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۵۴-۶۱

ایں رو نعت است نہ صحر است

فرقان علی رضوی، سید

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۶۷-۷۱

عطاءے خواجہ، مولانا الحاج سید احمد علی رضوی، چشتی، اجمیری

فروغ احمد اعظمی مصباحی، مولانا

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۲۲-۲۹

مفتی اعظم کے افادات علیہ

فیصل ندیم قادری

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۳۸-۵۰

علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی

فیض احمد اویسی، ابوصالح علامہ محمد

ش ۵ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵۳-۶۳

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۵۵-۵۹

شرح حدائق بخشش سے ایک شعر کی تشریح

فیض اللہ حسینی اشرفی، سید محمد

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۵۶-۶۳

شیخ المشائخ سجادہ نشین راجپور اور مسلک اعلیٰ حضرت

## ق

قرآن حسن بستوی، علامہ محمد

ش ۳ (جنوری - اپریل ۱۹۹۶ء) ۳۱-۴۷

امام احمد رضا اور عہد حاضر کے مسائل

## ک

کوکب نیازی، مولانا

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۶-۷

امام العلماء امام ابو حنیفہ ثانی

کوکب نورانی اوکاڑوی، علامہ

ش ۳۶ (اپریل - جون ۲۰۰۲ء) ۳۳-۶۳

اک سائبان نور ہے سر پر قدم قدم (جنوبی افریقہ سے جنوبی

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۳۳-۳۵

ہندکیش میں شہیت

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۴۳-۴۸

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۲ء) ۶۰-۷۷

خلیپ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور فکرِ رضا

ش ۳۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۶-۱۱۷

فدا ہو کے تجھ پہ یہ عزت ملی ہے (سفر نامہ)

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۷۹-۹۶

ہند یا ترا (سفر نامہ)

کلیم احمد قادری

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵۲-۵۵

خلیپہ حضور مفتی اعظم، مولانا عبدالغنی نصیر آبادی

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۸۸-۸۹

مدیر استقامت، علامہ ظہیر الدین قادری

کلیم اشرف شریفی، محمد

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۵۸-۵۹

نقیب اعظم ہند، اکابر کی نظر میں

## گ

گمین کاشمیری

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۵۳-۶۱

مکتب سے مطب تک

مجید اللہ قادری، ڈاکٹر

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء) ۳۸-۴۳

امام احمد رضا اور علمِ حجریات

محبوب اختر مصباحی ماہر ویشالوی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۸

اہل سنن کے تین چراغ اب نہیں رہے



## محمد احمد مصباحی

امام احمد رضا کا تقویٰ

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۳-۲۹

محمد ادریس رضوی، مولانا

ش ۴ (اپریل تا جون ۱۹۹۶ء) ۲۵-۲۸

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۲۶-۲۸

ش ۱۲ (اپریل - جون ۱۹۹۸ء) ۲۵-۲۶

ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۲۵-۲۸

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۲۰-۲۱

محمد اسلم قادری، مولانا

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۳۲-۳۹

ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۶۶-۷۳

محمد اسماعیل بدایونی

ش ۳۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۳۵-۳۶

محمد افروز القادری، ایس، ایم

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۲۶-۳۲

محمد افروز قادری چریاکوٹی، مولانا

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۵۲-۶۱

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۲۶-۳۳

محمد الیاس کاشمیری

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۶۲-۶۳

ش ۱۱ (جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء) ۶۰-۶۱

محمد حمزہ القادری، مولانا شاہ

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۳۸-۶۴

محمد تنویر ہاشمی، سید

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۶۱-۶۹

تاجدار ولایت حضرت سید شاہ عبداللہ حسینی

## محمد حسن قادری بریلوی، ڈاکٹر

ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۶۱-۶۳

ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۳۳-۳۶

محمد حسین مشاہد رضوی

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۲-۳۴

محمد حسینی اشرفی مصباحی، سید

ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۷۳-۸۰

محمد رضا عبدالرشید

ش ۳۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۷۷-۷۹

محمد زبیر قادری

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۸۷-۹۲

ش ۱۳ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۸ء) ۶۲-۷۱

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۶۶-۷۶

ش ۱۶ (اپریل - جون ۱۹۹۹ء) ۳۱-۳۸

ش ۱۷ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۹ء) ۶۵-۷۳

ش ۱۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۰ء) ۶۱-۷۹

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۷۲-۷۶

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء) ۶۸-۷۲

ش ۲۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۶۰-۶۳

ش ۲۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء) ۸۸-۸۹

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۱-۶۴

ش ۳۴ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۰-۶۲

ش ۳۵ (جنوری - مارچ ۲۰۰۴ء) ۷۳-۷۶

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۶-۱۰۷

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۱-۱۰۳

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۰۲-۱۰۸

ایک فکرمند کے دس سال

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۸ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۸ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۸ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۸ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۸ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۹ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۹ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۹ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۹ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۱۹۹۹ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۰ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۰ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۰ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۱ء)

روداد پاکستان (سفرنامہ ۲۰۰۱ء)



رودادِ پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۱ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

میرے رضا کا پاکستان (سفر نامہ ۲۰۰۵ء)

ہندوستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

ہندوستان میں شائع ہونے والے سنی جرائد

محمد سعید الحسن شاہ، سید

اہل ایمان کے خلاف، ایک خطرناک سازش کا انکشاف

محمد سلیم

مسلم اعلیٰ حضرت کی تائید و حمایت میں معتد قدیم علمائے شہر آبادکن کا تاریخی فتویٰ

محمد شاکر نوری، مولانا

امام احمد رضا اور فکرِ نماز

محمد شریف رضا عطاری، مولانا

انٹرنیٹ اور ایک علمی درس گاہ کا تصور

انٹرنیٹ اور مسلکِ اہل سنت و جماعت کی نشر و اشاعت

دری کتب اور مسلکِ خدمات علمائے اہل سنت

رضا جو دل کو بنانا ہے جلوہ گاہِ حبیب

شیخ ملا جیون علیہ الرحمۃ کی حیات و خدمات

فتاویٰ رضویہ اور مقفی و مسجع الفاظ کا خوبصورت التزام

محمد شہزاد مجددی، علامہ

طائرِ سدرہ نشیں روح القدس علیہ السلام کا کلامِ رضا میں تذکرہ

مختل نعت میں حاضری کے آداب

کیا ماہِ صفر نزولِ آفات کا مہینہ ہے؟

محمد صادق رضا مصباحی، مولانا

عقیدت: دینی اخلاص پرروی اور ملی دردمندی کا روشن ستارہ

عالمہ حسین رضا خان علیہ الرحمۃ، حیات و خدمات

محمد صدیق ہزاروی، مولانا

امام احمد رضا بریلوی اور دارالعلوم منظرِ اسلام

محمد طاہر القادری، ڈاکٹر

اہل حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور روحانی اقدار

عبدالقادر رضوی امجدی، مولانا

اہل کی حرمت و حلت: ایک تحقیقی تجزیہ

محمد علی رضا برکاتی قادری، مولانا

آہ! حضرت فقیر اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق مجددی

"حسن الوعاء" اور تشریحاتِ رضا

امام احمد رضا اور بیانِ نور مصطفیٰ ﷺ

دعوتِ میت اور امام اہل سنت

شہنشاہِ بریلی اور عقیدہ نفی ظلم نبی ﷺ

کلامِ رضا میں معجزاتِ خیر الانبیاء

مسجد کے احکام از ملفوظاتِ امام

ہمارے اسلاف اور ہم

محمد عمر ریاض عباسی

عالمی میڈیا اور عالمِ اسلام

محمد قاروق القادری، سید

امام اہل سنت اور ہماری ذمہ داریاں

مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ

محمد فروغ القادری، مولانا

ساؤتھ افریقہ میں مذہب و لائڈ ہب کی کشش



محمد مالک، ڈاکٹر

امام احمد رضا کا مقیاس ذہانت

ش ۱۱ (جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء) ۱۰-۱۵

بیسویں صدی کا عظیم انسان

ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۲۸-۳۱

محمد مرسلین، ڈاکٹر

صرف امام احمد رضا پر ہی الزام کیوں؟

ش ۱۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء) ۳۵-۴۲

محمد مسعود احمد، ڈاکٹر

افتتاحیہ (مقدمہ، محدث بریلوی)

ش ۱ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء) ۳-۱۶

بارگاہِ رضا کے ایک نیاز مند مولوی حاکم علی

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۵۶-۶۰

جنگِ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی کا کردار

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۵۸-۶۴

شیخ الاسلام مفتی اعظم محمد مظہر اللہ دہلوی

ش ۱۶ (اپریل-جون ۱۹۹۹ء) ۱۸-۲۶

محمد ملک المظفر سہمائی، مولانا

خانقاہ رضویہ کے گوہر تابدار حضرت بدر العلماء اور ان کا تعلق فی الدین ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۳۶-۵۵

محمد میاں مالک، مولانا

وصالِ مصطفویٰ افتراقِ پولہی

ش ۳۴ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۳۳-۵۱

محمد مقصود الہی، پروفیسر

اعلانِ حق

ش ۴۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ص ۱۱۹

محمد نعیم احمد برکاتی

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی علامہ مدنی میاں کی زبانی

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۱

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۱)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۵۱-۵۸

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۲)

ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۲-۲۷

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۳)

ش ۳۳ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء) ۲۸-۲۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی (۴)

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۳۳-۴۹

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی حضور احسن العلماء کی زبانی

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری-جون ۲۰۰۲ء) ۶۵-۶۶

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی، قاسم نانوتوی کی زبانی

ش ۳۶ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۱۷-۳۲

اعلیٰ حضرت کے ایک شعر کی صحیح ترجمانی، حکیم الامت کی زبانی

ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۲۶-۳۵

بعدِ وصال بھی فتویٰ دیتے ہیں

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۱-۷۳

رودِ جوتا پہننے سے متعلق اعلیٰ حضرت کی تحقیق

فلاح دارین (۱)

ش ۴۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۶-۱۷

فلاح دارین (۲)

ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء) ۲۷-۳۳

فلاح دارین (۳)

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء) ۲۸-۳۳

نماز کے چند اہم مسائل

ش ۳۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء) ۶-۱۰

محمد ہارون، ڈاکٹر

عہدِ حاضر میں امام احمد رضا کے اسلامی نکات کی اہمیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۳۲-۴۰

محمد یونس قادری، ڈاکٹر

مذہبِ ہند کی سیاسی ثقافت

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۹۵-۱۰۳

مظفر الدین احمد مصباحی، مولانا

علامہ رضا بریلوی، ایک مظلوم شاعر

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۳۰-۳۶

منیر الحق کتھی، پروفیسر

امام احمد رضا ایک جامع الصفات شخصیت

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۴۷-۵۷

میر طیب علی شاہ بخاری، سید

تعلیماتِ اولیا اور جدید دور

ش ۴۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۸-۲۷

ن

نامعلوم الاسم

ہلیل باغ، رسالت

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۲۹-۳۰

نوشاد عالم چشتی، محمد

حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ کا مجاہدانہ کردار

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۵۲-۶۳

شاہ ولی اللہ اور تصوف

ش ۳۲ (اپریل-جون ۲۰۰۳ء) ۱۰-۱۹

عیسائی فرقانِ حق - نقد و تجزیہ

ش ۴۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۳-۲۷

کیا مرقدِ عیسیٰ کشمیر میں؟

ش ۴۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء) ۶۳-۹۶

مفتی اعظم ہند کی شخصیت اور صحافت

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۳۲-۴۳

وہ رہیں یا نہ رہیں ذکرِ توان کا ہوگا

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۸-۸۴



نویدِ عامِ عطاری، محمد

رضا کا چین

ش ۳۸ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۱۰۹-۱۱۰

و

وارثِ جمال قادری، محمد

گلبرِ رضا جب گیتا رضا تک پہنچی

ش ۳ (جنوری-جون ۱۹۹۶ء) ۵-۱۵

وادی نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ۳۲-۵۰

وادی نور کا سفر (ایک مقدس سفر کی سرگزشت)

ش ۷ (جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء) ۸۳-۸۹

وجاہتِ رسول قادری، مولانا سید

عرب دنیا میں کنز الایمان کی پذیرائی

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹-۱۳

ولی محمد رضوی قادری، مفتی

آستانہ غریب نواز، مرجعِ خلافت

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۳۷-۵۰

احسن العلماء: ایک بے مثال شخصیت

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۶۳-۶۵

علامہ بدرالدین احمد قادری، حیات و علمی کارنامے

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۶

## متفرقات

الف

عناوین	شمارے	صفحات
آہ! حمیر شریف میں رضویت کا آفتاب غروب (سید علی احمد رضوی)	ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)	۹۲
آہ! فقیر ملت مفتی جلال الدین احمد مجددی (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۴
اخبارِ رضا	(قریباً سبھی شماروں میں موجود ہے)	
ادارہ تحقیقاتِ امام احمد رضا کراچی میں شیخ محمد بن علوی مالکی کی آمد	ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۶۴
اشاراتی فہرست افکارِ رضا (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۷۳-۸۳
اشاراتی فہرست (ادارہ)	ش ۳۷ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۹-۱۲۰
افکارِ رضا انٹرنیٹ پر (ادارہ)	ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۳۰
الصواریم الہندیہ پر تصدیقات کی اپیل	ش ۲۴ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء)	۷۵

ایم الاسلامی کا ایک مختصر تعارف

ش ۳۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء) ۸۴

امام اعظم کانفرنس ہالینڈ

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۴

امام احمد رضا سیمینار پٹنہ

ش ۱۴ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء) ۷۳-۷۶

امام احمد رضا کانفرنس اسلام آباد ۲۰۰۰ء

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۹۰

امام احمد رضا کانفرنس کراچی ۲۰۰۱ء

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۹۰-۹۱

امام احمد رضا کانفرنس، ہلی ۱۹۹۹ء

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷۸

امام احمد رضا کی بارگاہ میں ایک سید کی سفارش (ماہنامہ اعلیٰ حضرت)

ش ۲۲ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۷۳

امام احمد رضا کے ۱۵۰ ویں ولادت پر رضا اکیڈمی کا خراج عقیدت

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۷۹-۸۰

انٹرنیٹ پر سستی رابطے

ش ۱۲ (اپریل-جون ۱۹۹۸ء) ۶۳

انٹرنیٹ پر سستی رابطے

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۶

انٹرنیٹ پر سستی رابطے

ش ۳۱ (جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء) ۶۳

ب

برطانیہ میں سستی اجتماع

ش ۵ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء) ۵

برطانیہ میں سستی اجتماع

ش ۱۷ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء) ۷-۷

ت

تقاریرِ امام احمد رضا کی تلاش

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۷۰

تنظیم اہلئے اشرفیہ کے زیر اہتمام دوروزہ بین الاقوامی میڈیا سیمینار

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۱۱۳-۱۱۸

تنظیم اہل حدیث کی سچی بات

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۸

تصانیفِ اعلیٰ حضرت کی نمائش کیوں؟

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵-۱۱۶

ج

جشنِ یومِ رضا کے تحت مشاعرہ نعت و منقبت

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۸

ح

حافظِ ملت کی یاد میں کیرالہ کی سرزمین میں حلقہ ذکر

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۷۷

خ

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۱۹ واں سالانہ عرس مبارک

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ۹۹-۱۰۰



ع

عالمی سنی ڈائریکٹری کی اشاعت

ش ۳۲ (اپریل - جون ۲۰۰۳ء) ۴۷

ف

فیض العلوم جمشید پور کا جشنِ پچاس سالہ

ش ۲۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۱ء) ۷۸-۷۵

م

مجالسِ رضا دارالمطالعہ اہل سنت بہار  
مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا دوروزہ کنونشن

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۷۱-۷۰

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۳-۳

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۳

ش ۲ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۵ء) ۳۲

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۲۰

ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۱۲۰

ی

یادِ رضا میں ایک حسین شام

ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۷۳-۷۱

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء) ۲۱

یومِ رضا

## منظومات

الف

ارشاد (علامہ ارشد القادری)

ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۳ ص

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۲ ص

اسامیل (محمد اسماعیل بدایونی)

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۵-۴ ص

اشرف (عبید المصطفیٰ اشرف رضا قادری نوری)

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۳ ص

ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۳ ص

نعت

قطعہ

منقبت

منقبت

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۰ واں سالانہ عرسِ مبارک ش ۳۳ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء) ۷۵-۷۴

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۱ واں سالانہ عرسِ مبارک ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۵

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۲ واں سالانہ عرسِ مبارک ش ۳۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۱۰۳-۱۰۲

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کام ۲۳ واں سالانہ عرسِ مبارک ش ۳۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۶-۸۵

خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کی اہلیہ اور مولانا کوکب ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۵

نورانی کی والدہ کی رحلت

خوش خبری، اعلیٰ حضرت کے چند رسائل کا عربی میں ترجمہ ش ۳۷ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء) ۱۰۵

د

دارالمطالعہ بہرام میں ایک تعزیتی نشست (حکیم اہل سنت حکیم ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء) ۱۰-۸

محمد موسیٰ امرتسری کی رحلت پر)

دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ش ۶ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۶ء) ۶-۵

دعوتِ اسلامی کا ۷ واں سالانہ اجتماع ش ۹ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۷ء) ۱۱-۷

دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۶-۱۱۳

ذ

ذمہ دارانِ رسائل و جرائد سے گزارش ش ۲۲، ۲۱ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۰ء) ۴۳

س

سانحہ نشتر پارک کراچی ش ۴۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۷

سلیم پور میں بزمِ رضا کا انعقاد ش ۲۳ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۴-۷۳

سنی دعوتِ اسلامی کا سالانہ اجتماع ش ۴ (اپریل - جون ۱۹۹۶ء) ۳-۲

سنی دعوتِ اسلامی کا ۱۳ واں سالانہ اجتماع ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۸-۱۰۶

سنی دعوتِ اسلامی کا عالمی سنی اجتماع ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۲۰-۱۱۵

ض

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا انگریزی شمارہ بند کیا جا رہا ہے) ش ۸ (اپریل - جون ۱۹۹۷ء) ۸۹

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۳۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۲

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۲

ضروری اعلان (افکارِ رضا کا ۵۰ واں شمارہ خاص ہوگا) ش ۳۹ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۷ء) ۱۲۰ و ۲



## اشک (ابراہیم اشک)

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳ ص حمد

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۳ ص حمد

اعجاز (مولانا سعید اعجاز کاشفی)

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۳ ص منقبت

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء) ۷۲ ص قطعہ

## ب

بدر (علامہ بدر القادری)

ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۲ ص حمد

ش ۴۸ (اپریل - جون ۲۰۰۷ء) ۵۰ ص منقبت

ش ۴۱ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۵ء) ۳ ص منقبت

## ج

جمیل (مولانا جمیل الرحمن جمیل رضوی قادری)

ش ۴۲ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۵ء) ۲ ص حمد

حامی (مولانا محمد توفیق احمد حامی)

ش ۳۹ (جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء) ۳ ص منقبت

## خ

خوشر (مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری)

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۱ء) ۲۲ ص منقبت

## ز

رضا (امام احمد رضا محدث بریلوی)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۶۴ ص منقبت

ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۲ ص نعت

## ن

زماں (محمد شاہ زماں برواہوی)

ش ۲۲، ۲۱ (جنوری - جون ۲۰۰۲ء) ۱۷ ص منقبت

## ش

شکیل (شکیل احمد اعظمی)

ش ۳۸ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۲ء) ۲ ص نعت

## ص

صابر (ڈاکٹر صابر سنبل)

ش ۴۶ (اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۶ء) ۳ ص نعت

## ض

ضیائی (محمد میکائیل ضیائی)

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۳ ص نعت

ش ۴۷ (جنوری - مارچ ۲۰۰۷ء) ۳ ص نعت

## ط

طارق (محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۱۴ ص قطعہ تاریخ

## ع

عارف (غیاث الدین احمد عارف مصباحی نظامی)

ش ۴۰ (اپریل - جون ۲۰۰۵ء) ۳ ص نعت

## غ

غازی (قاری محمد مسلم غازی)

ش ۴۵ (جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء) ۳ ص دعا

## ف

فروغ (فروغ احمد اعظمی)

ش ۱۵ (جنوری - مارچ ۱۹۹۹ء) ۳ ص منقبت

## ق

قاسم (محمد قاسم حسین ہاشمی مصطفائی)

ش ۴۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء) ۵-۳ ص تشہید



قادری (غلام مصطفیٰ رمزی قادری)

ش ۴۲ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء)

ص ۶۸

منقبت

قادری (ڈاکٹر بیت اللہ قادری)

ش ۴۰ (اپریل-جون ۲۰۰۵ء)

ص ۸۷

منقبت

قربان (ایم قربان علی کشن سجوی)

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)

ص ۲۸

منقبت

## ل

لیق (م، لیتق انصاری)

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

ص ۳

حمد

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء)

ص ۳

نعت

## م

مشاہد (محمد حسین مشاہد رضوی)

ش ۲۳ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)

ص ۶۷

منقبت

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء)

ص ۱۰

قطعہ

مضطر (محمد شریف رضا عطاری مضطر)

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء)

ص ۳

نعت

## ن

نار (نار کریمی)

ش ۳۹ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۷ء)

ص ۳

نعت

نجم (مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری)

ش ۲ (دسمبر ۱۹۹۵ء)

ص ۲

نظم

## تبصرہ ہائے کتب

## الف

نام کتاب/مصنف و مؤلف کا نام

اردو زبان میں تصوف: ولی سے اقبال تک/ڈاکٹر اعجاز مدنی

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ص ۷۴-۸۳

اصولۃ والسلام (مجموعہ نعت)/محمد علی صدیقی شیدا

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۲ء) ص ۸۷-۸۹

الگوثر (سہ ماہی)

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ص ۸۵-۸۹

امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ ﷺ/ڈاکٹر مولانا غلام مصطفیٰ نجم قادری

ش ۳۹ ((جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء)) ص ۱۱۵-۱۱۷

امام احمد رضا اور علم حدیث/محمد عیسیٰ رضوی

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ص ۷۰-۷۴

امام احمد رضا کے ۱۹۱۲ء منصوبہ کا تجزیہ/ڈاکٹر محمد ہارون

ش ۶ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء) ص ۵۱-۵۲

امام احمد رضا کے ۱۹۱۲ء منصوبہ کا تجزیہ/ڈاکٹر محمد ہارون

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ص ۷۵-۷۷

امام احمد رضا کے ۱۹۱۲ء منصوبہ کا تجزیہ/ڈاکٹر محمد ہارون

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ص ۷۵-۷۷

## ب

برصغیر میں سلسلہ قادریہ کے بانی سیدنا عبدالوہاب

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ص ۶۵-۶۸

جیلانی/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم (مولانا محمد ملک اظفر سہراوی)

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ص ۱۰۳-۱۰۵

## پ

پیغامِ رضا، امام احمد رضا نمبر

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ص ۹۰-۹۳

(ڈاکٹر سید جمال الدین قادری)



پیغام رضا، مفتی اعظم نمبر (الف فون)

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۹۵-۹۶

## ت

تاریخ العالم الاسلامی/مفتی عبدالرحمن باوا ملبیاری

ش ۹ (جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء) ۴۹-۵۰

(شمس مصباحی)

تحرکات کے آداب و فضائل/اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء) ۴۸-۵۲

(محمد نوشاد عالم چشتی)

تبلیغ کے اصول اور فلسفہ/علامہ عبدالعلیم میرٹھی

ش ۳۱ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) ۹۵-۹۸

(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

تذکرہ اعلیٰ حضرت بزبان صدر الشریعہ/مولانا محمد عطاء الرحمن قادری

ش ۳۳ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۶۳-۶۴

(مولانا کلیل احمد قریشی اعظمی)

تذکرہ الحمہ اربعہ/مولانا اختر حسین فیضی مصباحی

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء) ۹۳-۹۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تذکرہ خلفائے راشدین/مولانا ڈاکٹر محمد عاصم حبیبی اعظمی

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۷-۶۹

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟/مولانا محمد علی رضا قادری برکاتی

ش ۳۰، ۲۹ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۳ء) ۸۵-۸۷

(مولانا محمد ملک الظفر سہراوی)

## ج

جہان رضا کے حکیم محمد موسیٰ امرتسری نمبر پہ ایک نظر

ش ۲۳ (جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء) ۸۳-۸۹

(مولانا وارث جمال قادری)

جہان مفتی اعظم/امرتین: مولانا محمد احمد مصباحی، مولانا محمد عبدالمبین

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۹۷-۱۰۱

نعمانی، مولانا مقبول احمد مصباحی (غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

## ح

حسام الحرمین کے سوسال/ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی

ش ۳۹ (جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء) ۱۱۳-۱۱۵

(مولانا محمد عبدالمبین نعمانی)

حضور مجاہد ملت کا گوشہ حیات/سید اولاد رسول قدسی مصباحی

ش ۲۰ (اپریل-جون ۲۰۰۰ء) ۷۹-۸۰

(محمد فخر عالم فیضی برکاتی)

بیات رضا کی نئی جہتیں/ڈاکٹر غلام جابر مصباحی

ش ۳۸ (اپریل-جون ۲۰۰۷ء) ۱۰۱-۱۰۲

(مفتی ولی محمد رضوی)

## د

دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟/ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم

ش ۲۳ (اپریل-جون ۲۰۰۱ء) ۶۳-۶۶

(مولانا محمد ملک الظفر سہراوی)

## ذ

ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور اردو نثر/ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

ش ۲۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء) ۶۸-۷۰

(ڈاکٹر فاروق احمد صدیقی)

## س

سرکنا تے ہیں تیرے نام پہ مردان عرب/علامہ عبدالستار ہمدانی

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء) ۹۳-۹۴

(مفتی جلال الدین احمد امجدی)

## ع

عاشق رسول امام احمد رضا/طاہر سلطانی (محمد شریف رضا عطاری)

ش ۳۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء) ۸۷-۹۰

عرفان رضا درمدحت مصطفیٰ علی علیہ السلام/مولانا عبدالستار مصروف ہمدانی

ش ۱۸ (اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء) ۷۴-۷۷

(مولانا مختار اشرف قادری)

عقیدت کے پھول (نعتیہ کلام)/شیو بہادر سنگھ دلبر

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۰۰-۱۰۱

(م، لیلیٰ انصاری)

عمورت اور آزادی/غلام مصطفیٰ قادری رضوی

ش ۳۳ (اپریل-جون ۲۰۰۶ء) ۷۳-۷۵

(مولانا عبدالسلام رضوی)

## ک

کلیات مکاتیب رضا، بے شک بڑا کام

ش ۳۷ (جنوری-مارچ ۲۰۰۷ء) ۱۱۰-۱۱۳

(سید رکن الدین اصدق چشتی)

## گ

گل ولالہ (مجموعہ کلام)/سید اولاد رسول قدسی

ش ۸ (اپریل-جون ۱۹۹۷ء) ۸۲-۸۳

(مولانا محمد قمر الزماں مصباحی)



۴

منتہی ایک مطالعہ/ڈاکٹر غلام نبی انجم  
(محمد نواد عالم چشتی)

مجدد اسلام بریلوی/علامہ نسیم نقوی  
(مولانا محمد ثناء بخش قصوری)

مشائخ چشت اور امام احمد رضا مولانا رحمت اللہ صدیقی  
(لحم انجم)

مفتاح العربیہ/مولانا محمد توفیق محمد  
(عاشق حسین اشرفی)

مقالات شارح بخاری (ج ۱) مرتب، مولانا ارشاد احمد رضوی  
(ڈاکٹر محمد عرف انصاری)

۵

نعت رنگ: ایک جائزہ

(عاطف حسین قاسمی)

نعت رنگ، کراچی، امام احمد رضا نمبر/مرتب، سید صبیح الدین رحمانی  
(غلام مصطفیٰ قادری رضوی)

نوازش مصطفیٰ ﷺ (نعتیہ دیوان)/سید آل رسول حسین میاں نظمیں  
بارہوی (محمد اشرف ہری برکاتی)

۶

واہ کیا مرتبہ اے غوث! ہے بالازار/مرتب، مولانا رحمت اللہ صدیقی  
(مولانا محمد اشرف قادری)

۷

یادگار رضا، ممبئی/مرتب، غلام مصطفیٰ رضوی  
(کلیم احمد قادری)

یقین کے دو ماہ مبین/ڈاکٹر عبد نعیم عزیزی  
(غلام مصطفیٰ رضوی)

ش ۳۶ (اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء) ۱۹-۹۶

ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء) ۵۵-۵۴

## رضائے

### الف

#### نام مکتوب نگار

#### صفحہ

#### شمارہ

ش ۳۹ (جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء)	۱۲۰	عالمین و احقر رضوی، صاحبزادہ (مدیر اعلیٰ، ریاض العلم، انک)
ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۸۶-۸۵	موسسین قادری (کشم آفیسر، کوسہ، ممبئی)
ش ۲۲، ۲۱ (جولائی-دسمبر ۲۰۰۰ء)	۸۹-۸۸	حسین فیضی مصباحی، مولانا (دارالعلوم غوثیہ سلیم پور، دیوبند)
ش ۲۵ (جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء)	۸۷	حسین قادری، مفتی (دارالعلوم علیہ جہد اشاہی، بہشتی، یوپی)
ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)	۱۱۴-۱۱۰	مجلس المدینۃ العلمیہ دعوت اسلامی کراچی
ش ۹ (جولائی، ستمبر ۱۹۹۹ء)	۶۲-۶۱	مولانا حسن قادری، مولانا (کڑہ ٹیل، آگرہ)
ش ۲۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۱ء)	۷۳	امجد احمد (ہزاری باغ، جھاڑکھنڈ)
ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۵۹	انجیل احمد اختر القادری (کراچی)
ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)	۱۷	انجیل احمد فاروقی، پیرزادہ (مدیر اعلیٰ، جہان رضا، لاہور)
ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)	۵۵	
ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)	۵۸	
ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)	۵۹	
ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)	۸۰	
ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)	۹۱	
ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۲	
ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)	۵۹	
ش ۱۷ (ستمبر ۱۹۹۹ء)	۸۰	
ش ۲۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۱ء)	۹۱	
ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)	۱۱۲	
ش ۳۶ (اکتوبر، دسمبر ۲۰۰۶ء)	۱۰۳، ۱۰۴	
ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)	۵۶، ۵۵	اللہ بخش مکاندار رضوی (بہلی، کرناٹک)
ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)	۵۶	
ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)	۷۸	امجد رضا، مولانا (پٹنہ، بہار)



ش ۱۸ (دسمبر ۱۹۹۹ء)

ب

بیت اللہ قادری، ڈاکٹر (بیجاپور، کرناٹک)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

پ

پیار محمد خان رضوی، مولانا (ناگور، راجستھان)

ش ۱۵ (جنوری، مارچ ۱۹۹۹ء)

ت

توفیق احمد نعیمی، مولانا (شیش گڑھ، بریل شریف)

ش ۳۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ج

جاوید اختر (بھیونڈی، مہاراشٹر)

ش ۶ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۶ء)

جاوید علی انصاری، ڈاکٹر (سدھ پور، سیٹاپور، یوپی)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

جلال الدین احمد مفتی (ضلع ہستی والیس، کیرنگر)

ش ۲۵ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۰ء)

چ

چاند علی رضوی (بھیونڈی، تھانہ)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

خ

خلیل احمد رانا (جہانیاں، خانیوال)

ش ۳۵ (جنوری، مارچ ۲۰۰۳ء)

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۳۸ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۲ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۴۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۴۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

ز

ریحان رضا انجم مصباحی (دھوبنی، بہار)

ش ۲۸، ۲۷ (جنوری، جون ۲۰۰۲ء)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

ز

زکریا (کلی ولے، نیوجرسی، امریکہ)

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

۵۳

س

سید طاہریناج پوری، محمد (جامعہ الاشرفیہ، مبارکپور)

ش ۳۴ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء)

۹۶-۹۳

سید احمد رضوی (امیت ناگ، کشمیر)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

۱۱-۱۰

سید عارفی (اٹلین)

ش ۲۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

۱۱۳-۱۱۳

سید طاہر قادری شہید، مولانا (کراچی)

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء)

۵۵

ش

شاہ الدین رضوی، مولانا (بریلی شریف)

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

۸۸-۸۷

ص

شاہ حسین شاہ بخاری القادری، سید (برہان شریف، ایک)

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

۶۳-۶۳

ش ۱۲ (اپریل جون ۱۹۹۸ء)

۶۱-۶۰

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

۸۷

ش ۳۷ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

۱۱۷-۱۱۵

ش ۴۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۵ء)

۹۰-۸۸

ش ۴۲ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۵ء)

۸۶-۸۵

ش ۴۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

۱۰۵-۱۰۳

ش ۴۹ (جولائی ستمبر ۲۰۰۷ء)

۱۲۰

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

۵۶

ش ۴۴ (اپریل - جون ۲۰۰۶ء)

۱۱۰

شیخ الدین صبیح رحمانی، سید

سید محمد رفیع فکر رضا پاکستان، کراچی

ع

عبد الباقی رضوی، مولانا سید

عبد السلام رضوی، مولانا

عبد المسین نعمانی، علامہ محمد (چیا کوٹ، اعظم گڑھ)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

۵۶

ش ۲۰ (اپریل - جون ۲۰۰۰ء)

۷۳

ش ۱ (جولائی - ستمبر ۱۹۹۵ء)

۱۸

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء)

۵۵-۵۳

ش ۹ (جولائی ستمبر ۱۹۹۷ء)

۶۱



عبدالمصطفیٰ صدیقی ششمی (ردولی شریف)  
عبدالنعم عریزی، ڈاکٹر (بریلی)

علی انجم رضوی، سید

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر (بہار)

غلام غوث قادری (راپٹی، بہار)

غلام مصطفیٰ رضوی (باسنی، ناگور)

غلام نبی نورانی، قاضی (سری نگر، کشمیر)

غلام یحییٰ انجم، ڈاکٹر (نئی دہلی)

غوث پاشا قادری، سید (پورٹ بلیر، انڈمان و نکوبار جزائر)

غیاث الدین عارف مصباحی نظامی (مہاراج گنج، یوپی)

## ف

فتح محمد بستوی مصباحی (ڈربن، ساؤتھ افریقہ)

فرقان علی رضوی چشتی، سید (خانقاہ رضویہ، درگاہ شریف، جمیر شریف)

ش ۳۰ (اپریل جون ۲۰۰۵ء)

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۱۰۸

ش ۱۵ (جنوری مارچ ۱۹۹۹ء)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۴ء)

ش ۳۹ (جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء)

ش ۱۳ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۸ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۱۸ (اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء)

ش ۳۹ (جنوری، مارچ ۲۰۰۵ء)

ش ۳۲ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۵ء)

ش ۳۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۱۲ (اپریل جون ۱۹۹۸ء)

ش ۱۸ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۹ء)

ش ۲۲، ۲۱ (جولائی ستمبر ۲۰۰۰ء)

ش ۴۰ (اپریل جون ۲۰۰۵ء)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

ش ۱۰۳

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۱۰۸

## ک

کام احمد قادری، قاضی (امراؤٹی، مہاراشٹر)  
کاتب نورانی اوکاڑوی، مولانا (کراچی)

## م

مبارک حسین مصباحی، مولانا (مبارک پور)

مبین الہدیٰ نوری مصباحی، مولانا (جھینڈ پور)

مجید اللہ قادری، ڈاکٹر (کراچی)

محمد ابوالفرید رضوی مصباحی (چاند پورہ، چھپرہ، بہار)

محمد احمد قادری، مولانا (ناگور)

محمد احمد مصباحی، مولانا (مبارک پور)

محمد ادریس رضا الشقانی (ناگور)

محمد ادریس رضوی، مولانا (کلیان)

محمد اعجاز رضوی، مولانا (اُپلا، کاسرگوڈ، کیرالہ)

محمد الیاس کشمیری (رضا کیڈمی، اشاک پورٹ، برطانیہ)

محمد تنویر ہاشمی، سید (بیجا پور، کرناٹک)

محمد حسین مشاہد رضوی (ماریگاؤں، ناسک)

محمد شریف رضا عطاری، مولانا (کراچی)

محمد صادق رضا مصباحی (مبارک پور)

ش ۲۰ (اپریل جون ۲۰۰۰ء)

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء)

ش ۳۷ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۴ء)

ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء)

ش ۱ (جولائی ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۲۲ (اپریل جون ۲۰۰۱ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۱۲ (اپریل، جون ۱۹۹۸ء)

ش ۴ (مارچ ۱۹۹۶ء)

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء)

ش ۲۳ (جنوری - مارچ ۲۰۰۱ء)

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء)

ش ۳۷ (جنوری مارچ ۲۰۰۷ء)

ش ۲۲ (اپریل جون ۲۰۰۱ء)

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۳۳ (جنوری، مارچ ۲۰۰۶ء)

ش ۳۴ (اپریل جون ۲۰۰۶ء)

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۳۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۶ء)

ش ۳۷ (جنوری مارچ ۲۰۰۷ء)

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء)

ش ۳۹ (جولائی، ستمبر ۲۰۰۷ء)



محمد عارف جامی (کراچی)

محمد عبدالعلیم رضوی، مولانا (بڑوالی چوکی، لاہور)

محمد علی قاضی، مولانا (خلافت انجمن، سرینام، ساؤتھ افریقہ)

محمد عمران رضا برکاتی (بریلی شریف)

محمد عیسیٰ رضوی، مولانا (قنوج، یوپی)

محمد فروغ القادری، مولانا (ڈربن، ساؤتھ افریقہ)

محمد قطب الدین رضوی (مبارک پور، اعظم گڑھ)

محمد مسعود احمد، پروفیسر ڈاکٹر (کراچی)

محمد معین الدین رضوی (چتر اور گہ، کرناٹک)

محمد ملک الظفر سہمرا، مولانا (سہرام، بہار)

محمد نعیم احمد برکاتی (قول پیٹ، بہلی، کرناٹک)

معز الدین اشرفی، سید خواجہ (حیدرآباد)

مقصود احمد بستوی، مولانا

م۔ لئیق انصاری (راے بریلی)

منور علی شاہ بخاری رضوی، سید (کیلی فورنیا، امریکہ)

نسیم بستوی رضوی، مولانا (ضلع بستی، یوپی)

نور احمد رضوی، مولانا

دجاہت رسول قادری، مولانا سید (کراچی)

وہاب رضوی، مفتی (باستی، ناگور)

## میرے رضا کا پاکستان (آخری قسط)

از: محمد زبیر قادری

اورینٹل پبلی کیشنز ایک اشاعتی ادارہ ہے اور داتا دربار کے قرب میں واقع یہ مکتبہ اورینٹل پبلی

کیشنز کے نام سے ہی سیل سینٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔ برادر عثمان رضوی صاحب سنیت کا درو رکھنے

والے نوجوان ہیں۔ جنہوں نے ابتدا میں دعوتِ اسلامی سے متاثر ہو کر دینی رجحان پایا۔ لیکن بوجہ تنظیم

نہ ملنے ہو گئے۔ ان دنوں اس مکتبہ کے مینیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اُن کے مکتبہ صرف دینی کتب کا نہیں ہے، یہاں مختلف موضوعات پر تاریخی، سیاسی، سماجی،

علاقائی کتب کا وافر ذخیرہ دستِ یاب تھا۔ ایک معتد بہ تعداد میں تاریخی شخصیات پر کتابیں بھی تھیں۔

اس رضا اکیڈمی، برطانیہ کی شائع کردہ انگریزی کتب کے تراجم بھی موجود تھے۔

برادر عارف جامی صاحب نے عثمان رضوی سے احقر کا تعارف کرایا اور "افکارِ رضا" پیش

کیا۔ رسالہ کی ورق گردانی کر کے وہ کافی متاثر ہوئے۔ افکارِ رضا کی تعریف کی۔

محترم خلیل رانا بھی ہم راہ تھے۔ اُن کی اہلیہ کو ملتان شریف میں دعوتِ اسلامی کے سالانہ

مجمع میں شرکت کے لیے جانا تھا۔ اس لیے اُن کو اپنے گھر خانیوال جانے کی جلدی تھی، اُنھوں نے

ظہرِ اضروی باتیں کی، کچھ کتب عنایت فرمائیں اور رخصت ہو گئے۔

عثمان بھائی کے مکتبہ پر ہماری نشست جم گئی۔ یکے بعد دیگرے جن احباب کو احقر کے آنے

کی اطلاع ملتی وہ ملنے وہاں چلا آتا۔ عثمان بھائی نے بھی اپنے کچھ احباب کو بلایا جو انجمن طلبہ اسلام

کے ذمہ داران میں سے تھے۔ انھوں نے اپنی خدمات کی کارگزاری سنا کی، احقر نے اپنے کام کی روداد

دلی۔ پھر ہم نے اپنے رابطے استوار رکھنے کے لیے بچوں کے تہا لے کیے، تاکہ خدمتِ دین کے لیے

ایک منسلک رہ کر کچھ کام کر سکیں۔

نعیم طاہر صاحب رضوی، ایڈیٹر ماہ نامہ کنز الایمان، لاہور بھی اطلاع ملنے پر فوراً تشریف لے

آئے۔ گزشتہ سفر ۲۰۰۱ء میں اُن سے صرف بھاگم بھاگ ٹرین میں واپسی کے وقت ملاقات ہوئی تھی اور

کچھ رہ گئی تھی۔ وہ اپنے ہمراہ کنز الایمان کے چند اہم شمارے بھی لائے اور عنایت کیے۔ جس میں اُن

کے رسالے کے کئی خاص نمبر بھی موجود تھے۔

میرے لاہور کے قیام کے دوران فاروقی صاحب کافی پریشان ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء) ۱۰۸

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۹

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء) ۱۵

ش ۲۳ (اپریل جون ۲۰۰۱ء) ۱۶

ش ۲ (دسمبر ۱۹۹۵ء) ۲۴

ش ۳ (جون ۱۹۹۶ء) ۵۳

ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۷

ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء) ۸۹

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۷

ش ۳۰ (اپریل، جون ۲۰۰۵ء) ۱۰۳

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۱۲

ش ۲۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۱ء) ۸۵

ش ۳۳ (جولائی ستمبر ۲۰۰۳ء) ۸۰

ش ۳۳ (اپریل، جون ۲۰۰۶ء) ۸۸

ش ۱ (ستمبر ۱۹۹۵ء) ۱

ش ۱۳ (اکتوبر، دسمبر ۱۹۹۸ء) ۷۹

ش ۳۸ (اپریل جون ۲۰۰۷ء) ۱۱۵

ش ۳۵ (جنوری مارچ ۲۰۰۳ء) ۷۹

ش ۲۶ (اکتوبر دسمبر ۲۰۰۱ء) ۷۳

ش ۸ (اپریل، جون ۱۹۹۷ء) ۱۰

ش ۳ (مارچ ۱۹۹۶ء) ۵۹

ش ۶ (اکتوبر دسمبر ۱۹۹۶ء) ۵۵

ش ۳۵ (جولائی ستمبر ۲۰۰۶ء) ۱۱۲



میں اُن کے یہاں کھانا کھاؤں، آرام کروں اور زیادہ دن قیام کروں تاکہ وہ مزید دوستوں سے ملاقات کرا سکیں جو اپنے اپنے حلقے کے نام ور محقق و قلم کار ہیں۔ لیکن احقر محدود چھٹیوں کی وجہ سے وہاں زیادہ دن قیام نہیں کر پاتا۔

اس وقت بھی وہ دوڑے ہوئے آئے اور پیار سے سب کو ڈانٹا کہ ذرا مہمان کو کھانا تو کھانے دو۔ چونکہ محفل جمی ہوئی تھی وہ بھی ساتھ میں شریک ہو گئے۔ اس وقت اُن کی عمر تقریباً ۸۰ سال ہوگی لیکن باوجود اس کے اُن کی یادداشت بہت قوی ہے۔ اُن کا مطالعہ بھی وسیع ہے اور پڑھ کر حافظے میں محفوظ رکھتے ہیں۔ انھوں نے افکارِ رضا کے مشمولات پر گفتگو کی۔ مجھے وہ ہدایت دینے لگے کہ آپ خورشید سعیدی صاحب کے تنقیدی خطوط نہ شائع کریں۔ وہ اپنے تنقیدی تیروں سے ہر کسی کو زخمی کر دیتے ہیں۔ اس سے لوگ افکارِ رضا کے لیے لکھنے سے کترائیں گے۔

یہ محفل رات بھر جاری رہی۔ اس دوران اور بھی احباب آئے لیکن احقر کو تفصیل یاد نہیں۔ کیونکہ باقاعدہ کوئی ڈائری مرتب نہیں کی یا سفرنامہ نہیں لکھا۔ پھر کب آنکھ لگ گئی کچھ پتہ نہیں چلا۔ بروز جمعہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح اُنھوں نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دی۔ وہاں مزار شریف پر سلام پیش کیا، اپنے اور سب کے لیے دعائیں کیں۔

اگلے دن مجھے دعوتِ اسلامی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے ملتان شریف جانا تھا۔ اس لیے میرے پاس وقت بہت محدود تھا۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ ستمبر اجتماع کی تاریخیں تھیں اور آج نمازِ جمعہ سے اجتماع شروع ہونے والا تھا۔

علامہ اقبال فاروقی صاحب نے احقر کی آمد کی اطلاع جناب ملک محبوب الرسول قادری کو کر دی۔ وہ بے چارے بڑی دور رہتے تھے، احقر سے ملنے کے لیے سب کام چھوڑ کر تشریف لائے۔ جناب ملک محبوب الرسول قادری صاحب ایک باصلاحیت نوجوان ہیں۔ ماہ نامہ ”انوارِ رضا“ کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ اس رسالے کے کئی ضخیم خاص نمبر شائع کر چکے ہیں مثلاً تاج دار بریلی نمبر، شاہ احمد نورانی نمبر، مجاہد ملت (عبد الستار خان نیازی) نمبر وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کتابوں کی تصنیف و تالیف میں اُن کا ہاتھ ہیں۔ وہ آئے تو اپنے ہمراہ اپنے کاموں کے کچھ نمونے یعنی کتابیں و رسالے ساتھ لائے۔

رابطے کتنی اہمیت رکھتے ہیں، مجھے یہاں آ کر احساس ہوتا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم اہل سنت و جماعت کا تصنیفی و تالیفی کام تو بہت ہو رہا ہے مگر ہم آپس میں رابطے نہ رکھنے کی بدولت اپنی جماعت کی کارکردگی سے ناواقف رہتے ہیں۔ آپ اگر یہاں آئیں تو دیکھیں گے کہ ہر طرف نئے نئے موضوعات پر کتابوں سے دکانیں بھری پڑی ہیں۔ قدیم کتب کے نئے نئے تراجم، سیرت رسول ﷺ پر

نئی کتابیں، قرآن و احادیث کی جدید تفاسیر و شروحات، قدیم و جدید علما کی سوانح حیات وغیرہ غرض کہ آئے دن کچھ نہ کچھ نئی کتاب منظرِ عام پر آتی رہتی ہے۔ پہلے وہاں کی تمام تازہ مطبوعات انڈیا نہیں آتی تھیں اس لیے ہند کے لوگوں کو استفادے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ لیکن اب تو دہلی کے ناشرین اس تاک میں لگے رہتے ہیں کہ کب کوئی نئی کتاب پاکستان میں چھپے، اور وہ اُسے حاصل کر کے فوراً شائع کر دیں۔ لیکن اس کے باوجود کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جو ہند کے لوگوں کے کام کی تو ہوتی ہیں مگر اسے شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اور اس طرح کی کتب ہندستان میں آتی بھی نہیں ہیں۔ مثلاً پاکستان کے علما پر شائع ہونے والی کتب اور خصوصی نمبر یہاں شائع نہیں کیے جاسکتے۔ اُن کی اپنی افادیت ہوتی ہے لیکن وہ ہند میں نہیں پہنچتیں۔ اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے کتابچے اور کم صفحات پر مشتمل کتابیں جو کسی خاص موضوع پر ہوں یا کسی تازہ اعتراض کا جواب ہوں، وہ بھی یہاں نہیں پہنچتی یا اگر پہنچتی ہیں تو ہندستان کے کتب فروش تاجر اُن کتابوں کو اس لیے شائع نہیں کرتے کہ یہ اُن کے لیے منافع بخش نہیں ہوتیں۔ میری پاکستان کے دینی اداروں سے گزارش ہے کہ وہ اپنے شائع کردہ لٹریچر کو ہندستان کے دینی اداروں کو ضرور بھیجا کریں۔ تاکہ یہ ادارے اُس لٹریچر کو یہاں شائع کر کے عام کر سکیں۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنا لٹریچر انہیں بھیجنا چاہیے تاکہ وہ اپنے یہاں اس کی ترویج و اشاعت کا کام کر سکیں۔ دین کی تبلیغ و اشاعت کا کام تو ایسے ہی پھیلتا ہے۔

محبوب الرسول صاحب کے کاموں سے واقفیت ہوئی تو خوشی ہوئی کہ احقر کی ملاقات ایک اور مجاہدِ سنتیت سے ہو گئی۔ اُن کے کارنامے سُن کر پہلے تو میں حیرت میں پڑ گیا کہ ایک آدمی اتنے سارے کام کس طرح انجام دے لیتا ہے۔ وہ واقعی قابلِ تعریف ہیں۔

وہ مجھے اپنے ہمراہ لاہور کی ایک اہم شخصیت جناب عبدالمصطفیٰ گلزار حسین رضوی صاحب سے ملاقات کے لیے لے گئے۔ اُن کا لاہور کے ایک کمرشل علاقے میں اچھا خاصا آفس تھا۔ گلزار رضوی صاحب کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ یہ حضور مفتی اعظم کے خلیفہ ہیں۔ تصنیف و تالیف سے بھی شغف رکھتے ہیں۔ انھوں نے ”اعلیٰ حضرت امام احمد رضا“ نامی کتاب کا ترجمہ سندھی زبان میں کر کے ۱۹۷۸ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے علاوہ فروغِ رضویات میں تعاون کرتے رہتے ہیں۔

وہ احقر سے ہندستان میں سنتیوں کے حالات اور اشاعتِ سنتیت کے کاموں کے بارے میں سوالات کرتے رہے اور میں اپنی محدود معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔ پھر ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ محبوب الرسول صاحب کو اپنے کام سے کہیں جانا تھا، اس لیے وہ مجھے گنج بخش روڈ پہنچا کر چلے گئے۔ جمعہ کی نماز کے لیے عثمان صاحب مجھے وہاں ایک مسجد لے گئے، جہاں پر نماز لاؤڈ اسپیکر سے



نہیں ہوتی۔ نماز سے فراغت کے بعد آج کچھ اور مکتبوں کا رخ کیا اور اپنے ذوق کے مطابق کتابیں جمع کرتا رہا۔ شام تک کتابیں جمع کر کے کچھ فاروقی صاحب کو اور کچھ مسلم کتابوی کے سید منیر شاہ صاحب کو دے دیں کہ وہ احقر کے ممبئی ایڈریس پر پوسٹ کر دیں۔

رات کو میرے پاس ممبئی سے میرے بھائی کا فون آیا۔ وہ فکرمند تھے کہ ٹی وی کی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ لاہور میں ۲ بم دھماکے ہوئے ہیں۔ یہ دھماکے اتارکلی بازار اور مینار پاکستان کے قرب میں ہوئے تھے۔ میں نے اُن کو اپنی خیریت سے مطلع کیا اور فکرمند نہ ہونے کا مشورہ دے کر مطمئن کر دیا۔ رات ہمیں برادر مر عثمان اور ہارون صاحبان لاہور کی فوڈ اسٹریٹ لے گئے اور پُر تکلف ضیافت کرائی۔ پنجابی لوگ کھانے اور کھلانے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ اس کا مظاہرہ اس فوڈ اسٹریٹ میں دیکھنے میں آیا۔

آج رات قیام کے لیے فاروقی صاحب نے دارالعلوم نعمانیہ (اندرون نکسالی گیٹ) میں انتظام کیا تھا۔ یہیں مرکزی مجلس رضا کا رابطہ آفس ہے۔ رات دیر تک باتیں ہوتی رہیں پھر میں حتمی سے مجبور ہو کر سو گیا۔

بروز سنچر ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء صبح آنکھ کھلتے ہی دیکھا کہ برادر مر سید صابر حسین شاہ بخاری انک (برہان شریف، پنجاب) سے تشریف لائے ہیں اور برادر مر خورشید سعیدی پاکستان کے دارالخلافہ اسلام آباد سے تشریف لائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت سے نسبت کا یہ فیضان ہے کہ یہ دونوں حضرات صرف احقر سے ملاقات کی غرض سے اپنی ملازمت سے چھٹی لے کر، کئی گھنٹوں کا سفر کر کے لاہور آئے تھے۔ دنیاے رضویت سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب کو اچھی طرح جانتی ہے۔ وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ایک دور افتادہ گاؤں انک (Attock) میں رہتے ہیں، جہاں بجلی اور پانی کی سہولیات بھی ڈھنگ سے میسر نہیں۔ اور وہیں ایک اسکول میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ سہولیات کی عدم دستیابی کے باوجود وہ فروغ رضویات میں ہمہ دم لگے رہتے ہیں۔ انھوں نے ادارہ فروغ افکار رضا قائم کیا ہے۔ رضویات پر اُن کی چھوٹی بڑی تالیفات کی ایک لمبی فہرست ہے، جو مختلف اداروں سے شائع ہو کر عام ہو چکی ہیں۔

جناب خورشید سعیدی صاحب سے یہ میری پہلی ملاقات تھی۔ حالانکہ انٹرنیٹ کے توسط سے ہمارا رابطہ تین چار سال سے تھا۔ خورشید سعیدی متحرک، محقق، مدقق نوجوان کا نام ہے۔ ان کی ظاہری حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو گیا کہ یہ اپنے آپ کی پرواہ نہیں کرتے اور ہمہ دم تحقیق و تبحر کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی دل چسپی کا موضوع ہے ردِ عیسائیت۔ اس موضوع پر وہ پی ایچ ڈی

کر رہے ہیں۔ انھوں نے جب پہلی بار ای میل سے ردِ عیسائیت پر اپنا مضمون ”قرآن میں تضاد نمبر ۱۶“ بھیجا تو پہلے یہ سوچ کر اسے شائع نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ افکار رضا، رضویات پر مشتمل پرچہ ہے، اس میں کیوں شائع کیا جائے۔ لیکن غور کرنے پر فیصلہ تبدیل کر لیا گیا کہ ردِ عیسائیت بھی فکر رضا کا ہی حصہ ہے۔ اور اُن کا یہ مضمون جنوری۔ مارچ ۲۰۰۳ء کے شمارے میں شائع کر دیا گیا۔ پھر اس کے بعد انھوں نے اپنے کئی مضامین بھیجے جو مختلف شماروں کی زینت بنے۔ خورشید سعیدی صاحب اردو، عربی، انگریزی پر یکساں عبور و مہارت رکھتے ہیں۔ انھوں نے احقر کی فرمائش پر مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی انگریزی تالیف ”How to Preach Islam?“ کا ترجمہ بنام ”تبلیغ اسلام کے اصول و فلسفہ“ کر کے دیا۔ جو ہم نے اپنے ادارے سنی یوتھ فیڈریشن سے شائع کیا۔ پھر یہ ترجمہ دارالعلوم علمیہ کے ترجمان ماہ نامہ ”پیامِ حرم“ میں قسط وار شائع کیا گیا۔

خورشید سعیدی صاحب نے پھر ”افکار رضا“ پر تنقیدی تبصرے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اُن کے تبصرے پڑھ کر اُن کی دقتِ نظر کا اندازہ ہوا۔ کوئی معمولی غلطی بھی وہ نظر انداز نہیں کرتے۔ وہ اپنی حساسِ طبیعت کی وجہ سے بعض اوقات مضمون نگار کو بھی سخت سُست کہہ دیتے ہیں اور کمپوزنگ کی غلطی کو بھی غلط فہمی کی بنا پر مضمون نگار کے سر ڈالتے ہیں۔ مجھے اُن کے تبصرے بہت پسند آتے تھے۔ اس طرح ہمارے کئی قلم کار حضرات محتاط ہو گئے۔

پھر خورشید صاحب نے اپنا رخ فتاویٰ رضویہ (جدید) اور اعلیٰ حضرت کی مطبوعہ کتب کی طرف موڑ لیا۔ اور اُن میں اشاعت پذیر غلطیوں کی نشان دہی کرنے لگے۔ وہ ہر چیز کا بنیادی مأخذ سے موازنہ کرتے اور غلط و صحیح کو قارئین کے سامنے لاتے۔ اعلیٰ حضرت کی کتب کے انگریزی تراجم کو بھی انھوں نے اپنی تحقیق کی روشنی میں پرکھا اور انھیں بھی غیر مستند ٹھہرایا۔ رضویات کے باب میں وہ بہت حساس ہیں۔ اُن کے یہ تحقیقی و تنقیدی تبصرے ماہ نامہ معارف رضا اور افکار رضا میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ اُن کے اس عمل سے بعض حضرات ناراض ہونے لگے کہ اپنے ہی لٹریچر کی غلطیوں کو کیوں منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ اس سے ”غیر“ فائدہ اٹھائیں گے۔ مگر احقر اور بے شمار علما اُن کے حامی ہیں اس لیے کہ غلطیوں کی اصلاح پھر کس طرح ہوگی۔ ناشر حضرات کا مقصد تو پیسہ کمانا ہوتا ہے۔ وہ غلطیوں کی درستی کرنے کی محنت اور سرمایہ لگانے پر کبھی تیار نہیں ہوتے۔

خورشید سعیدی صاحب کی ان کوششوں کا اثر یہ ہوا کہ فتاویٰ رضویہ جدید جو تین جلدوں پر مشتمل ہے، کی دوبارہ کمپوزنگ کا کام شروع کیا گیا اور ہندستان کے کچھ علما اس کی تصحیح کر کے دوبارہ شائع کر کے منظر عام پر لانے کے لیے کوشاں ہو گئے۔



ان دونوں حضرات سے ملاقات مختصر رہی چونکہ احقر کو ملتان شریف کے لیے روانہ ہونا تھا۔ اس لیے نہیں اور عارف جامی صاحب تیار ہوئے اور احباب سے مل کر رخصت ہوئے۔ اور ملتان شریف جانے والی ایک لگژری بس میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔

ہم ظہر کے وقت ملتان شریف پہنچے۔ اجتماع گاہ پر نظر پڑی تو اس کا کوئی کنارہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ بہت ہی وسیع و عریض میدان میں اجتماع گاہ بنائی گئی تھی۔ دور دور تک پنڈال ہی پنڈال نظر آ رہے تھے۔ نہایت ہی سخت حفاظتی بندوبست موجود تھا۔ اجتماع گاہ میں جانے والے ہر فرد کی مکمل چیکنگ ہوتی، پھر داخلے کی اجازت ہوتی۔

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی ہر طرف کتابوں کے اسٹال نظر آئے۔ اس عظیم الشان پنڈال کو مختلف گلیوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پاکستان اور دنیا بھر سے آئے ہوئے لوگوں کے لیے ان کے علاقوں کے مطابق گلیاں تقسیم کر کے حلقے بنائے گئے تھے۔ تاکہ ایک علاقے کے افراد ایک ہی جگہ رہیں۔ اس سے بہت آسانی یہ ہوتی تھی کہ کوئی اپنے ساتھیوں سے پھڑ جائے تو اپنے علاقے کے حلقے میں اسے پا سکتا تھا۔ یہاں اس میدان میں لاکھوں لوگوں کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا۔ افراد کی تعداد کے حساب سے ہی کثیر تعداد میں غسل خانے، بیت الخلا وغیرہ سب انتظامات موجود تھے۔

دعوتِ اسلامی نے مختلف کاموں کے لیے مختلف مجالس بنائی ہیں۔ یعنی مجلسِ علمیہ، مجلسِ سب تقیث و رسائل، مجلسِ جیل خانہ وغیرہ وغیرہ۔ ان مجلسوں کے تحت مختلف ذمہ داریاں تقسیم کی گئی ہیں۔ اسی پنڈال میں ایک جگہ گونگے بہروں کے لیے بھی اشاروں میں بیانات ہو رہے تھے۔ یعنی وہ افراد جو قوتِ سماعت سے محروم ہوتے ہیں اور اجتماع کے بیانات نہیں سن سکتے، ان کے لیے تربیت یافتہ مبلغ اشاروں کے ذریعے بیانات سمجھاتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی نے ہر سطح پر اپنا نیٹ ورک پھیلا دیا ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مجلسِ علمیہ کے تحت اعلیٰ حضرت کی کتب پر جدید انداز میں کام ہو رہا ہے۔ جد امتار کی دو جلدیں نئی کمپوزنگ کر کے شائع کر دی گئی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے کئی رسائل نئی تشریح کے ساتھ خوب صورت گیٹ اپ میں شائع کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حضور صدر الشریعہ کی ”بہارِ شریعت“ کو بھی شرح کے ساتھ جدید انداز میں مختلف حصص کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں سے انعقاد پذیر ہونے والا یہ سالانہ اجتماع بہت کام یاب ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں لاکھوں لوگ شرکت کرتے ہیں۔ پاکستان میں تبلیغی جماعت کا اجتماع راسے دہ، پنجاب میں ہوتا ہے۔ جو دعوتِ اسلامی کے اجتماعات سے کئی برس پہلے سے جاری ہے۔ لیکن اب ان کا اجتماع اس قدر کام یاب نہیں رہتا۔ دعوتِ اسلامی کے کام کی بدولت تبلیغیوں کا بہت نقصان ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

کیونکہ یہ لوگ بھی انہی کی طریقے پر کام کرتے ہیں مگر ان کی جماعت گمراہیت کی طرف لے جاتی ہے اور دعوتِ اسلامی دین حق کی طرف۔

مکتبوں کی طرف جانا ہوا تو علمی پبلشرس کا مکتبہ نظر آیا۔ اس کے مالک ایک نوجوان حافظ محمد وسیم ہیں، جو مولانا الیاس قادری کے مرید ہیں۔ انہوں نے اپنے پیر کی نسبت سے ایک رسالہ ”فیضانِ امیرِ اہل سنت“ جاری کیا ہے، جو گزشتہ کئی سالوں سے کام یابی سے جاری ہے۔ حافظ وسیم صاحب نے رضا اکیڈمی، برطانیہ کی تمام انگریزی مطبوعات شائع کی ہیں اور ان کتابوں کے اردو تراجم بھی شائع کر رہے ہیں۔ مجھے ان کتابوں کے حصول کے لیے ان سے ملنا تھا۔

ویسے تو ہمارا غائبانہ تعارف تھا ہی۔ احقر نے اپنا تعارف کرایا اور مدعا بیان کیا۔ ہم میں کتب کی اشاعت کے سلسلے میں دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ وہ دعوتِ اسلامی اور مولانا الیاس قادری کے تئیں بہت ہی جذباتی ہیں۔ باتوں باتوں میں انہوں نے اقرار کیا کہ ہم لوگ امیرِ دعوتِ اسلامی کو محبت دمانتے ہیں۔ نہیں نے جب ان سے اس کی دلیل اور نشانیاں مانگی تو وہ کہنے لگے کہ وقت کا انتظار کیجیے آپ خود جان جائیں گے۔

اتوار کے روز صبح گیارہ بجے امیرِ دعوتِ اسلامی مولانا الیاس قادری صاحب کا خصوصی بیان ہوا۔ جس میں حضرت نے ”نیت کی برکت“ کے موضوع پر تقریر کی۔ ان کی تقریر کالپ لباب یہ تھا کہ ہر کام کے لیے اچھی نیت کرنی چاہیے، تو اس میں برکت ہوگی۔ اور کام بنتے جائیں گے۔ بیان کے بعد ذکر اور خصوصی دعا ہوئی۔ آخری دن دعا کے وقت عوام کا اس قدر ہجوم تھا کہ ہر طرف صرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ کافی لوگ اونچائی پر چڑھ کر ہجوم کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اجتماع دوپہر ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ تو ہم فوراً باہر کی طرف روانہ ہوئے۔

مجھے دوپہر چار بجے کی فلائٹ سے کراچی کے لیے جانا تھا۔ میرے پاس وقت بہت محدود تھا اس لیے فلائٹ سے جانا پڑا۔ کیونکہ ٹرین پورے ایک دن میں کراچی پہنچاتی۔ اگلے دن پیر کے روز مجھے واپسی کی انٹری کرائی تھی اور سامان کی چیکنگ باقی تھی۔ اور منگل کی صبح میری ممبئی کو روانگی تھی۔

رات بارہ بجے کے قریب میں اپنے ماسوں کے گھر ناتھ کراچی پہنچ گیا۔ اگلی صبح پیر (۲۶ ستمبر) میں نے کراچی کے دوست ضمیر قادری صاحب کو بلایا اور ان کے ہمراہ واپسی کی انٹری کرائی۔ پھر محترم صبیح رحمانی، علامہ کوکب نورانی سے ملاقات کی۔ ضروری کام سے فارغ ہو کر گھر روانہ ہو گیا۔

پیر کی صبح فوراً ہی تیار ہو کر ایر پورٹ پہنچے اور ممبئی کے لیے روانہ ہو گئے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کرم سے میرا یہ سفر بھی خوش گوار گزرا۔ وہاں دوستوں نے خوب محبتیں دیں۔ صرف اس لیے



کہ یہ حقیر اعلیٰ حضرت کے در کا ادنیٰ غلام ہے۔ فیضانِ رضا کے صدقے سے فکرِ رضا کے فروغ میں لگا ہوا ہے۔ وہاں کے لوگ اعلیٰ حضرت کے دیوانے ہیں۔ بریلی شریف کا کوئی تیزک بھی اُن کو مل جاتا ہے تو وہ اسے سنبھال کر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے وہاں ہندوستانی علما اور مشائخ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اُن کی عزت افزائی اور توقیر کی جاتی ہے۔ وہاں سے واپسی کے بعد بھی لوگ مسلسل رابطہ میں رہتے ہیں اور مجھے وہاں کی تازہ مطبوعات بھیجتے رہتے ہیں۔

یہ سب نسبتوں کا فیضان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نسبتوں کو قائم رکھے اور مجھے سیاہ کار کو قوت، ہمت، حوصلہ اور وسائل عطا فرمائے کہ میں زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کر کے اپنی آخرت سنوار سکوں۔

اُن کا احسان ہے خدا کا شکر ہے  
دل ثنا خواں ہے خدا کا شکر ہے  
دولتِ عشقِ نبی سینے میں ہے  
پاسِ ایمان ہے، خدا کا شکر ہے



#### SOME SUNNI WEBSITES

www.fikreraza.net  
www.dawateislami.net  
www.sunnidawateislami.net  
www.imamahmadraza.net  
www.alahazratnetwork.org  
www.trueislam.info.  
www.nooremadinah.net  
www.razaemustafa.net  
www.raza.co.za  
www.ala-hazrat.org  
www.barkati.net  
www.ahadees.com  
www.hazrat.org  
www.yanabi.org



251-253, Maulana Azad road, Shop No. 8  
Zainab Tower, Mumbai-400 008